REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P/GDP-6

جلد ۳۹ — شمارہ ۳

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ: سالانہ ۶۰ روپے — ششماہی ۳۰ روپے — ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے — فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر: عبدالحق فضل — نائب: قریشی محمد فضل اللہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۱۰ ہجری — ۲۵ صلح ۱۳۶۹ ہش — ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور انور کی صحت و سلامتی، درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے ۹۸ ویں جلسہ سالانہ کا پُروقار انعقاد

احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

● اکناف عالم سے شمع احمدیت کے پروانوں کا عظیم الشان روحانی اجتماع ● علمائے سلسلہ کی مذہبی، تحقیقی اور علمی تقاریر۔
● پُرسوز دعاؤں، عبادات و نوافل نیز محبت و اخوت کے پُرکیف نظارے۔

رپورٹ مرتبہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس بمعاونت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ ۔!!

اللہ تعالیٰ کی جس قدر بھی حمد و ثناء کی جائے وہ کم ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے ۹۸ ویں جلسہ سالانہ کو ہر اعتبار سے غیر معمولی طور پر بہت ہی کامیاب اور خیر و برکت کا مورد بنایا۔

ہمارا یہ مقدس اور بابرکت جلسہ سالانہ جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں اور اس کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز سوموار قادیان دارالامان میں شروع ہوا۔ اور تین دن تک جاری رہنے کے بعد ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء کی شام کو بے شمار الٰہی برکتوں اور فضلوں کو سمیٹتے ہوئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ۔

نئی صدی کا پہلا جلسہ سالانہ

امسال کے جلسہ سالانہ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ یہ احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ لہٰذا امسال اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے والے اسلام و احمدیت کے پروانوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقسیم ہند و پاک کے بعد پچھلے تمام سالوں سے بہت ہی زیادہ تھی۔

محلہ احمدیہ کی گلیوں اور بازاروں میں چلنا پھرنا دشوار ہو جانے کی حد تک فرزندان احمدیت کی چہل پہل تھی۔ اور بڑا اژدحام تھا۔ ان کی رہائش کے لئے محلہ احمدیہ کی

> "قادیان کو ایک ایسا امتیاز حاصل ہے جو قیامت تک قادیان ہی کا رہے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ وقت آئے گا جب وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی خلیفہ کے زمانے میں مستقل مرکزی نظام جماعت واپس قادیان منتقل ہو جائے گا!! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ملک ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے جو اعزاز بخشا تھا یہ ملک اس کی سعادتوں سے بھرپور حصہ پائے۔"
> (از پیغام حضور انور)

قیام گاہوں کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج کے بورڈنگ میں بھی مہمانان کرام کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

یہ فدایان مسیح موعود علیہ السلام نہ صرف ہندوستان کے کونے کونے سے بلکہ دنیا بھر کے مختلف ممالک اور علاقوں سے ہزاروں میلوں کا سفر طے کر کے اپنے روحانی مرکز میں جمع ہوئے۔ ان کے لئے یہ بابرکت جلسہ اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے، ذہنوں کو جلا بخشنے، معرفت کو ترقی دینے اور غلبہ اسلام کی عظیم الشان مہم میں شرکت کرنے کے لئے انہیں نئے عزم اور جذبہ سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا۔

مہمانان کرام نے اپنے اوقات ذکر الٰہی۔ نوافل، عبادات کے التزام۔ دعاؤں اور درود شریف کے ورد اور علمائے کرام کی علمی و روحانی تقاریر سننے میں گزارے۔ یہ بات یہاں خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے دنیا کے مختلف علاقوں، رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے مختلف زبانیں بولنے والے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جس پیار و خلوص سے باہم ملتے رہے انہیں دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ گویا ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں جو ایک عرصہ کی جدائی کے بعد باہم مل رہے ہیں۔ یہ پُرکیف نظارہ آج دنیا کے کسی خطہ زمین میں آپ کو نظر نہیں آئے گا۔

بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانان کرام

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ امسال بیرونی ممالک سے بھی کثیر تعداد میں عشاقان احمدیت نے تشریف لا کر اس مقدس جلسہ کی رونق کو چار چاند لگا دئے۔ جن ممالک سے احباب تشریف لائے ان کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:۔

امریکہ۔ برطانیہ۔ ماریشس۔ جرمنی۔ سنگاپور۔ ملیشیا۔ بنگلہ دیش۔ کینیڈا۔ انڈونیشیا۔ ڈنمارک۔ ترکی۔ فجی۔ ناروے۔ یوگنڈا۔ کینیا۔ تنزانیہ۔ سویڈن۔ آئرلینڈ۔ پاکستان۔ زیمبیا اور مصر۔

چراغاں

جلسہ سالانہ کے ایام میں محلہ احمدیہ کی ہر گلی اور ہر دوکان و مکان خاص کر مسجد مبارک و اقصیٰ نہایت خوبصورت رنگ برنگ قمقموں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ منارۃ المسیح اس طرح بقعہ نور بنا ہوا تھا کہ دیکھنے والے فرط مسرت میں ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہنے پر مجبور ہو رہے تھے۔ بہرحال امسال کا جلسہ سالانہ ہر جہت سے خصوصیات کا حامل رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پہلا دن — پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۸ دسمبر ۸۹ء بروز سوموار ٹھیک دس بجے

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر - نگران بورڈ بدر قادیان۔

زیرِ صدارت محترم جناب چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ، محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ شروع ہوا۔

پرچم کشائی

سب سے پہلے محترم صاحب صدر نے پرچم احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اُس وقت تمام سامعین زیرِ لب دُعا پڑھتے رہے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ جُوں ہی فتح و ظفر کا یہ پرچم نہایت پُر وقار اور شاندار انداز میں لہرانے لگا تو تمام احباب نے نہایت جوش و جذبہ کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے فضائے آسمانی پر نہایت پُر کیف سماں باندھ دیا۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا جس کا پہلا مصرعہ ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مَبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پیغام

نظم خوانی کے بعد محترم صاحب صدر نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خصوصی پیغام پڑھ کر سُنایا۔ جو حضور انور نے اس سالانہ جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ اس پیغام میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک ہندوستان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اعزاز حاصل ہوا ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آخَرِیْن کے دَور میں اس ملک میں خدا تعالیٰ کا امام زمانہ کو پیدا فرمانا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ملک اور اس ملک میں بسنے والی قوموں میں غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہیں۔ لیکن کسی قوم اور ملک کی صلاحیتیں کبھی بھی اعلیٰ مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہو سکتیں اگر وہ نفرتوں کا نشانہ بن جائے اور ملک میں بسنے والی قوم ایسے فرقوں اور گروہوں اور علاقوں اور خطوں میں بٹ جائے جو ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں۔ جماعت احمدیہ ہندوستان پر فرض ہے کہ اپنی حب الوطنی کا بالغ نظری سے ثبوت دیتے ہوئے ہندوستان کو ان نفرتوں سے پاک کریں۔ اور اس عظیم الشان مطمح نظر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی روح کے خلاصہ کے طور پر نہایت درخشندہ الفاظ میں ہمارے سامنے رکھا ہے کہ

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"

اس پیغام کا مکمل متن اسی پرچہ میں دوسری جگہ طبع ہو رہا ہے۔

ہستی باری تعالیٰ

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے مضمون کو زلازل۔ طوفان اور بیماریوں کے مختلف حادثات کی روشنی میں نہایت مدلل طریق سے بیان فرمایا۔ آپ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یوں تو حوادث ہمیشہ ہی دنیا میں رُونما ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غور کریں تو ان حوادث کے پس پُشت ہستی باری تعالیٰ کے بھاری دلائل پائے جاتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ جب دُنیا میں ظلم و فساد بڑھ جاتے ہیں تو اللہ اپنی طرف سے مامور مبعوث فرماتا ہے۔ مامور کی مخالفت کے نتیجے میں بلائیں اور عذاب غیر معمولی طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ نے طوفانِ نوح کا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر فرعون کی تباہی۔ حضرت صالح علیہ السلام کے جھٹلانے کے نتیجے میں عذاب۔ شعیب علیہ السلام کے واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور ان واقعات سے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کرتے ہوئے جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح و ظفر اور کفار کی ناکامی کو ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے طور پر پیش کیا۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں زلازل اور طوفان کے بے شمار واقعات پیش کئے۔ طاعون کا نشان۔ زلازل کی پیشگوئیوں۔ انبیاء کی کامیابی اور مخالفین کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ زمانے کے فرعون جنرل محمد ضیاء الحق کی تباہی اور ہلاکت کو بیان کیا کہ اس زمانے میں جماعت احمدیہ کی صداقت اور ہستی باری تعالیٰ کا زبردست ثبوت پیش کرتی ہے۔ آپ کی تقریر نہایت عالمانہ اور محققانہ دلائل پر مبنی تھی۔

اس کے بعد مکرم محمد [illegible] صاحب آف کلکتہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

نہایت پُر جذب انداز میں پڑھ کر سُنائی۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس نشست کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح اور آپ کے مقام ختم نبوت کے عنوان پر ہوئی۔

آنحترم نے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں انبیاء و کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجِ مُنیر بناکر مبعوث فرمایا کہ جس نے نہ صرف عرب کو ہی روشن کیا بلکہ اُس کی ضیا پاش شعاعوں نے دُنیا کے چپہ چپہ کو منور کر دیا۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول کا ذکر نہایت دِل لُبھا دینے والے انداز میں بیان کرتے ہوئے آنحترم نے بتایا کہ اس کے بعد قیامِ توحید اور اصلاحِ خلق کی عظیم الشان ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آن پڑی۔ اور جب احکامِ الٰہی کا نزول تیز بارش کی طرح ہونے لگا اور ایک کامل شریعت کا قیام عمل میں آنے لگا تو اللہ رحمٰن و رحیم نے آپ کو تدریجی طور پر سارے عالم کے لئے رہنما بناکر مبعوث فرمایا۔ اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ کہ ہم نے اے رسولِ کریمؐ! تجھے تمام کائنات کے لئے رحمت بناکر بھیجا ہے۔ فاضل مقرر نے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوت کی نہایت شاندار رنگ میں تشریح کرتے ہوئے فرمایا آپ خود ہی عظیم اور کامل نہیں بلکہ آپ اپنی فیض رسانی میں وہ تاثیر قدسی رکھتے ہیں کہ آپ کے مبارک وجود سے قیامت تک عظیم رُوحانی کمالات کا حصول ممکن ہو گیا ہے۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختمِ نبوت کا ایک پہلو یعنی فیضانِ ختمِ نبوت ایک ایسی دِلرُبا شان اپنے اندر رکھتا ہے کہ قیامت تک خلقِ خدا آپ پر درُود بھیجتی رہے گی۔ فیضانِ محمدیؐ کا چشمہ ہی وہ واحد چشمۂ فیض ہے جو رہتی دُنیا تک جاری و ساری رہے گا۔ اور کوئی نہیں جو اُسے بند کرسکے۔ بلکہ ہر دَور میں اسی فیض سے فیضیاب ہوکر ایسے ایسے عاشقانِ محمدؐ اور محبانِ رسولؐ پیدا ہوتے رہیں گے جن سے دُنیا روشنی حاصل کرتی رہے گی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے مقامِ محمدؐ سراجِ مُنیر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا، جس طرح ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اُس کی اپنی روشنی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح نبوتِ محمدیؐ کا یہ چراغ قیامت تک اپنے رُوحانی فیوض و برکات سے مُردہ دِلوں کو زندہ کرتا رہے گا۔ اور جس سے فیضیاب ہو کر غلامانِ محمدؐ ہر رُوحانی کمال کو حاصل کرتے رہیں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس رُوح پرور خطاب کے بعد چند ضروری اعلانات ہوئے۔ اس کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

پہلا دِن — دُوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر جو جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئی تھیں پہلے دن کے دوسرے اجلاس کا آغاز محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی زیرِ صدارت ٹھیک ۲-۴۵ کو مکرم ابن کنجی احمد صاحب (کیرلہ) کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوا۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید ربوہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سُنائی۔ اس نظم کا پہلا شعر یہ ہے ؎

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

اس نظم کے دوران جب فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ مصرعہ پڑھا گیا تو تمام حاضرین اس کو دُہراتے رہے۔ اور ایک عجیب سماں پیدا ہوتا رہا۔

اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر مساعی

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس کی مندرجہ بالا عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ مذہبی دُنیا میں درخت اور شجر کی تمثیل بڑی قدیم ہے اور نیک تحریکوں کو مذہبی صحیفوں میں سرسبز درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بھی الٰہی تحریکوں کو شجرۂ طیبہ قرار دیا ہے۔

اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ شجرۂ طیبہ یعنی تحریکِ احمدیت کے پھلنے پھولنے کا ذکر کرنے کے بعد خاکسار نے بتایا کہ جب وہ کونپل کی شکل میں تھا تو اُسے کچلنے اور مسلنے کے لئے مخالفوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ لیکن خدائی وعدوں کے مطابق یہ کونپل بڑھتی۔ پھولتی اور پھیلتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ ایک مضبوط تناور درخت بن گئی۔ جُوں جُوں یہ درخت بڑھتا پھولتا رہا توں توں لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کے مطابق منکرین کا غیظ و غضب اور زیادہ بڑھتا رہا۔ لیکن مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ جماعت احمدیہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین اور دُوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔

ایک زمانہ وہ تھا جبکہ عیسائی منّاد یہ خواب دیکھا کرتے تھے کہ صلیب کی چمکار مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی۔ اور نعوذ باللہ کعبۃ اللہ میں صلیب نصب کی جائے گی۔ لیکن اب یہ حال ہے کہ كَعْبَةُ اللّٰه میں صلیب کا داخلہ تو درکنار خود عیسائیت اور تثلیث کے مراکز میں بڑے بڑے شگاف پڑ چکے ہیں۔ اور صلیب اسلام کے لئے جگہ چھوڑتی نظر آرہی ہے۔

آج خدا کے فضل و کرم سے دُنیا کے ایک سو بیس (۱۲۰) ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر

خطبہ جمعۃ المبارک

یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ بہت ہی عظیم الشان پیغام ہے گہری حکمتیں ہیں ان قوموں کے لئے جو دوسری قوموں سے کسی نظریاتی دنیا میں نبرد آزما ہوتی ہیں۔ اختلاف طے کرنے کی دو ہی راہیں تھیں ایک استدلال کے ذریعے دوسرے خدا تعالیٰ کی عدالت میں بات پہنچا کر آپس میں تعلقات اب اس اصل پر استوار کرو کہ جو اچھی باتیں تم بھی تسلیم کرتے ہو اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں ان اچھی باتوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں اور بنی نوع انسان کے فائدے کی کوئی صورت بنائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر پی ایس لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت کریمہ

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ؁

(سورۃ آل عمران: آیت ۶۵)

کی تلاوت کی اور فرمایا:۔

سورۃ آل عمران حق اور باطل کے درمیان جہاد کے کو تین مختلف ادوار کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کرتی ہے اور ان ادوار کی ایک خاص ترتیب مقرر ہے۔ سب سے پہلے استدلال کا دور ہے سب سے پہلے حجت کا اور اتمام حجت کا مرحلہ ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو سورۃ آل عمران اسی دور میں اپنے مخالفین سے بحث مباحثے میں مصروف دکھاتی ہے اور بڑے بھاری اور قوی استدلال کے ذریعے اور ناقابل تردید حجت کے ذریعے ان مخالفین کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سچائی کی راہ دکھاتے ہیں یہاں تک کہ وہ کج بحثی میں انتہاء کو پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہر پڑھنے والے پر یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ یہ مخالف فریق اب دلیل، استدلال، حجت، عقل و خرد کے ذریعے بات کو سمجھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

اس وقت لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ کا اعلان ہوتا ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ اب اس کے بعد تمہارے بڑوں اور تمہارے سربراہوں اور ہمارے بڑوں اور ہمارے سربراہوں کے درمیان حجت کا دور ختم ہو چکا۔ پھر مباہلے کی بات چلتی ہے، پھر پہلی مرتبہ قرآن کریم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت فرماتا ہے کہ رابطے اب بھی قائم رہیں گے مگر اور نوعیت کے رابطے ہوں گے قائم ہوں گے۔ اب ان کو مباہلے کا چیلنج دے اور ان سے کہہ کہ جو فیصلے استدلال کی دنیا میں طے نہیں ہو سکے وہ آسمان کی عدالت میں پیش کئے جائیں اور آسمان سے ان کے فیصلے چاہے جائیں۔

جماعت احمدیہ میں بھی، جماعت احمدیہ کی اس تاریخ میں بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ظاہر ہوئی، ہم نے انہیں دو ادوار کو اسی طرح یکے بعد دیگرے رونما ہوتے دیکھا۔ مباہلے کے دور کے بعد انسان پر یہ تاثر پڑتا ہے کہ اب رابطے کلیۃً منقطع ہو چکے ہیں مگر قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رابطے منقطع نہیں ہوتے بلکہ ایک نئے دور میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ عقل بظاہر یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ جب عدالت عالیہ یعنی خدا تعالیٰ کی عدالت میں معاملہ پیش کر دیا گیا تو پھر اب کون سے رابطے کی راہ باقی رہ جاتی ہے مگر جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ مباہلے کے بعد کی آیت ہے۔ اور مباہلے کے بعد خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتا ہے کہ اب تیسری قسم کے رابطے کی یہ صورت اختیار کرو۔ حجت کی راہ ختم ہو گئی۔ مباہلے کا اثر دیکھ لیا گیا۔ اب تم ان سے کہو:

یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

بہت ہی عظیم الشان پیغام ہے۔ گہری حکمتیں ہیں اُن قوموں کیلئے جو دوسری قوموں سے کسی نظریاتی دنیا میں نبرد آزما ہوتی ہیں۔ فرمایا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم (یعنی نام تو نہیں لیا گیا مگر مخاطب آپ ہی کو فرمایا گیا ہے) تو اب ان سے کہہ دے کہ اے اہل کتاب! اختلافی باتیں اب بھول جاؤ۔ اختلاف طے کرنے کی دو ہی راہیں تھیں۔ ایک استدلال کے ذریعے دوسرے خدا تعالیٰ کی عدالت میں بات کو پہنچا کر۔ یہ دونوں راہیں ہم نے اختیار کر لیں اب تعاون کی بات کرو۔ اُن باتوں میں تعاون کی بات کرو جن پر ہم دونوں یقین رکھتے ہیں۔ جہاں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔ جو باتیں تمہیں بھی درست تسلیم ہیں اور جو باتیں ہمیں بھی درست تسلیم ہیں، اُن میں رد کرنے کا کیا مقام ہے یا اُن میں رد کرنے کا کیا جواز بنتا ہے۔ آپس میں تعلقات کو اب اس اصل پر استوار کرو کہ جو اچھی باتیں تم بھی تسلیم کرتے ہو اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں تم بھی انہیں حق سمجھتے ہو اور ہم بھی انہیں حق سمجھتے ہیں۔ اُن اچھی باتوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں اور بنی نوع انسان کے فائدے کی کوئی صورت بنائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ بھی انہیں تین ادوار کی صورت میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئی اور آپ کی ساری زندگی کی جد و جہد کا خلاصہ یہی بنتا ہے کہ آپ کے جہاد کا آغاز مجادلے سے ہوا اور مناظرے سے ہوا اور استدلال سے ہوا اور حجت سے ہوا۔ چنانچہ براہین احمدیہ آپ کی وہ پہلی کوشش تھی جس کے ذریعے آپ نے اسلام کو اسلام کے مد مقابل مذاہب کے سامنے

بڑے بھاری استدلال اور براہان کے ذریعے پیش کیا۔ جب یہ دَور اپنے طبعی نقطۂ معراج کو پہنچا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے محسوس کیا کہ اب مناظروں سے فائدہ کوئی نہیں تو آپ نے اعلان فرمایا کہ اب میں مزید مناظروں میں نہیں الجھوں گا۔ تب آپ نے مباہلے کا طریق اختیار کیا اور یہ مباہلے کا دَور بھی ایک لمبے عرصے تک جاری رہا اور اس کے نتائج خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ جس رنگ میں بھی ظاہر ہوئے، آج تک جماعت اُن سے استفادہ کرتی چلی جارہی ہے۔ اور آئندہ ہمیشہ مباہلے کے اُس عظیم الشان دَور سے جماعت استفادہ کرتی رہے گی۔ اِس دَور کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی وہی تیسری راہ اختیار کی جو قرآن کریم نے دکھائی تھی اور آپ کا آخری پیغام اپنے معاندین اور مخالفین کے نام "پیغام صلح" کا پیغام تھا۔ یعنی وہ پیغام جو آپ کے آخری رسالہ "پیغام صلح" میں طبع ہوا۔ لیکن اُس سے پہلے آپ نے مختلف رنگ میں بارہا دشمنوں کو تعاون کی طرف بلایا اور یہ پیشکش کی، خصوصیت سے مسلمانوں کو کہ جن باتوں میں تم بھی ایمان رکھتے ہو اور میں بھی ایمان رکھتا ہوں۔ جن باتوں میں تم بھی اسلام کے لئے خیر خواہی کے خواہاں ہو اور ہمارا آپس میں کوئی اختلاف نہیں اور میں بھی خیر خواہی کا خواہاں ہوں اور تمہیں اس بارہ میں مجھ سے کوئی اختلاف نہیں، اُن باتوں میں مل کر اسلام کی خدمت کیوں نہ کریں اور اگر مل کر خدمت نہیں کر سکتے تو کم سے کم تم مجھ سے لڑنا چھوڑ دو۔

مجھے کچھ عرصہ مہلت دو کہ میں تنہا اسلام کے جری پہلوان کی طرح اسلام کے ہر دشمن کے مقابلہ کے لئے ہر لڑائی کے میدان میں نکل کھڑا ہوں۔

تم اگر میری مدد نہیں کرنا چاہتے تو نہ کرو لیکن دشمنی اور فساد سے اپنے ہاتھ روک لو اور پیٹھ پیچھے سے خنجر گھونپنے کا کام بند کرو۔ یہ آپ کا پیغام تھا جو مختلف شکلوں میں، مختلف وقتوں میں، مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا رہا اور آخر اُس رسالے پر منتج ہوا جس کا نام "پیغام صلح" ہے اور اس میں آپ نے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں، دنیا کی تمام قوموں کو قدرِ مشترک پر اکٹھے ہونے کی دعوت دی اور فرمایا کہ امن اور صلح اور آشتی کے ساتھ ہم بھلائی کی خدمت کریں اور فساد کو دنیا سے مٹا دیں۔ اُن نیک کاموں پر اکٹھے ہو جائیں جن نیک کاموں کو ہم سب نیک کام ہی سمجھتے ہیں۔ پس دیکھئے اسلام کتنا عظیم الشان مذہب ہے اور قرآن کریم کی ایک ایک صورت کتنی حیرت انگیز گہرائیاں اپنے اندر رکھتی ہے۔ سورۂ آل عمران کا آپ نے بارہا مطالعہ کیا ہوگا لیکن شاید ہی کبھی یہ خیال گذرا ہو کہ ایک مومن کے مجادلے کی ساری زندگی کو تین ادوار میں سمیٹ کر یہ پیش کر رہی ہے اور ہر دور کا دوسرے دَور کے ساتھ ایک طبعی تعلق ہے اور اس ترتیب کو بدلا نہیں جا سکتا۔ اگر انسان کے دماغ کی بات ہوتی تو اس نے مباہلے کو سب سے آخر پر رکھنا تھا اور وہاں بات توڑ دینی تھی مگر یہ خدا کا حکیمانہ کلام تھا جہاں انسانی استدلال کو راہ نہیں ہے اور انسانی استدلال وہاں تک پہنچ نہیں سکتا۔ چنانچہ کیسی عظیم الشان ترتیب قائم کی ہے کہ بنی نوع انسان کے درمیان کبھی بھی روابط منقطع نہیں ہوں گے۔ مباہلے تک بات پہنچنے کے بعد بھی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرنا ایک مومن کا فرض ہے اور اسی خاطر مومن کو کھڑا کیا گیا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے، اگر کسی دل میں یہ وہم پیدا ہو رہا ہو کہ اب مباہلہ ہو چکا۔ اب ہمارا اُن سے کوئی رابطہ نہیں رہا، اب ہمارے تعلقات ٹوٹ گئے۔ اب جدائیوں کی فصیلیں حائل ہو گئیں تو یہ خیال جھوٹا ہے۔ یہ تین مجادلوں کا دَور بار بار ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانے میں خلافتوں میں بھی یہ دَور اسی شکل سے اسی ترتیب سے ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور گذشتہ اسلام کی تاریخ میں بھی ہمیں اسی قسم کے نظارے ملتے ہیں کہ رابطے کبھی بھی نہیں ٹوٹے اور جب بھی رابطے دوبارہ قائم ہوئے، اسی تدریج سے اور اسی ترتیب سے قائم ہوئے۔ پہلے براہان کو استعمال کیا گیا اور استدلال کو استعمال کیا گیا۔ پھر خدا کی عدالت میں مقدمے پیش ہوئے اور بالآخر اس قدرِ مشترک کی طرف قوموں کو بلایا گیا جو سب کے ایمان کا مشترک جزء ہے۔ اِس پہلو سے جماعت احمدیہ کے مجادلے کا دَور ختم نہیں ہوا اور میں تمام عالمگیر جماعت کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ اپنے روٹھے ہوئے، اپنے نا سمجھ، غلط فہمیوں میں مبتلا بھائیوں کو یہ نہ کہا کریں کہ اب ہم نے تمہارا معاملہ عدالت عالیہ میں پہنچا دیا ہے۔ اب اپنی ہلاکت کا انتظار کرو۔ ہمیں ہرگز ہلاکت کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ ہمیں مارنے کے لئے نہیں، ہمیں زندہ کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ وہ جماعت احمدیہ کی بنیادی شخصیت ہے، مرکزی شخصیت ہے جس پر کسی قیمت پر آنچ نہیں آنے دینی چاہیئے اس لئے اپنے تعلقات کو منقطع نہ کریں، اپنے تعلقات کو بڑھائیں ان میں زیادہ محبت پیدا کریں۔ زیادہ خلوص پیدا کریں۔ اور نیکی کی ایسی باتوں کی طرف لوگوں کو بلائیں جن میں ان کے اور ہمارے درمیان عقائد کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اِس پہلو سے اگر آپ اسلام کی تعلیم کا جائزہ لیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ وہ بہتّر فرقے جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے ہیں اور مختلف قسم کے عقائد پر ایک دوسرے سے شدید اختلاف رکھتے ہیں، بنیادی نیکی کے تصور میں ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح متحد اور متفق ہیں۔ بنیادی نیکی کا تصور ہر جگہ ایک ہی ہے۔ اخلاق حسنہ کے تصور میں اِلّا ماشاء اللہ، سوائے اِس کے کہ بعض مزاج بگڑ چکے ہوں۔ بعض فطرتیں مسخ ہو چکی ہوں، کوئی فرق نہیں ہے۔ پاکستان میں بھی جہاں مسلمان علماء نیکی کے تصور کو بھی مروڑ تروڑ کر اور مسخ کر کے اہل پاکستان کے سامنے پیش کرتے ہیں اور یہ بتانے کی اور یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے نام پر کسی کی جان لینا، ظلم کرنا، عورتوں پر ہاتھ اٹھانا، ان کی عزتیں لوٹنا، لوگوں کے گھر جلانا، ان کے مال لوٹنا اور ہر طرح سے خدا کے نام پر نفرتیں پھیلانا جائز ہے بلکہ باعث ثواب ہے۔ ان لوگوں کی بات میں نہیں کر رہا لیکن اس کے باوجود پاکستان کے عوام الناس کا مزاج اُن کے اس دعوے کو قبول نہیں کرتا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ ہر شریف النفس اور منصف مزاج انسان اِس کا انکار نہیں کر سکتا میں نے ایک دفعہ پہلے بھی جماعت کو اس بات پر متوجہ کیا تھا کہ پاکستان کے چند علماء کی شدید دشمنی اور شدید عناد کے نتیجے میں آپ جو دکھ محسوس کرتے ہیں وہ اپنی جگہ بجا ہے لیکن اِس دکھ کے ردِّ عمل میں پاکستان کے سادہ لوح مسلمان عوام کے خلاف اپنے دل میں نفرت نہ پیدا ہونے دیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اُن کا مزاج سادگی کے ساتھ اسلام پر ہے اور ان میں سے بھی ایک بہت ہی تھوڑا طبقہ ہے جو ان علماء کی بات پر کان دھرتا اور ان کے کہنے پر قتل و غارت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے ورنہ قوم کی بڑی بھاری اکثریت بڑی بھاری اکثریت ایسی ہے جو اُن کی باتیں سنتی ہے اور ان پر کان نہیں دھرتی۔ ایسی بھاری اکثریت جن کے دل میں اِن کے جھوٹ سُن سُن کر آپ سے شدید نفرت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اس بات کو آپ خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اُن کے جھوٹوں کا کوئی اثر نہیں پڑ رہا اور وہ آپ سے نفرت نہیں کرتے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں ایک بھاری اکثریت ایسی ہے جس نے مسلسل الزام تراشیاں دیکھ کر اور بہتان سُن سُن کر جماعت کی ایک ایسی خوفناک تصویر دل میں بٹھالی ہے کہ وہ اس تصویر سے نفرت کرتے ہیں اس کے باوجود ان کی فطرت کی سچائی جو صدیوں سے اسلام نے اُن کے اندر داخل کر کے اُن پر اسلام کی سچائی کی چھاپ لگادی

ہے۔ وہ سیاسی آگ کو بجھاتی ہے کہ یہ سب اپنی جگہ لیکن خدا کے نام پر خون کا خرابہ، خدا کے نام پر قتل و غارت، خدا کے نام پر فساد یہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ پس وہ اپنے علماء کی اس آخری دعوت کو رد کر دیتے ہیں، باوجود اس کے کہ ان کے الزامات کو قبول کر لیتے ہیں۔ یہ وہ ایسی چیز ہے جو ایک گہرے تجزیے کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ پس یہ ممکن ہے اور عملاً ایسا ہو رہا ہے کہ پاکستان کی بھاری اکثریت آپ سے نفرت کرنے کے باوجود ظلم پر آمادہ نہیں ہے اور وہ بہت تھوڑے سے لوگ ہیں جو ظلم میں ملوث ہوئے اور جنہوں نے علماء کی باتوں میں لگ کر جماعت احمدیہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچایا۔ ان کا کیا قصور ہے۔ ان کی نفرت بھی ان کے بھولے پن کی دلیل ہے۔ ان کی سادگی کی دلیل ہے۔ ان کی نفرت میں بھی دراصل بنیادی طور پر ایک محبت کار فرما ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی ذات سے مسلمان کو اتنی محبت ہے کہ خواہ اُسے دین کا کچھ بھی علم نہ ہو، خواہ وہ کبھی نماز کے قریب تک نہ پھٹکا ہو اُس نے کبھی محرمات سے پرہیز نہ کیا ہو۔ خواہ اُس نے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہو مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اس کے ایمان کا جزو ہے۔ اس کے رگ و ریشے میں پیوستہ ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ میں خواہ کچھ بھی نہ کروں یا ہر قسم کے گناہ کروں،

یہ محبت میری بخشش کا موجب بن جائے گی

پس دشمن جب آپ پر حملہ کرتا ہے تو اس محبت کی راہ سے حملہ کرتا ہے اور یہی محبت ہے جب وہ ... ان کے نزدیک اس واقعہ کے خلاف زخمی ہوتی ہے تو اس کے نتیجے میں وہ آپ سے نفرت کرتے ہیں۔ اُن کی سادگی ہے۔ اُن کی جہالت ہے۔ ماحول کی بدبختی ہے۔ حکومت کی بدنصیبی ہے کہ جھوٹ کو پرورش کرنے کی کھلی اجازت دیتی ہے اور جھوٹ کی تشہیر کی سرپرستی کرتی ہے لیکن ان عوام الناس کا کوئی قصور نہیں پس ان کو تعاون کے لئے ضرور بلائیں۔ ہر نیک کام میں ان سے تعاون کے لئے پیشکش کریں خواہ اس تعاون کی راہ میں آپ کو قربانی بھی دینی پڑے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ جہاں نفرتیں پنپ رہی ہوں وہاں تعاون کی وجہ سے بھی بعض دفعہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ یہی حال ابھی حال ہی میں بہاولپور سے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں احمدی طالب علموں کی اور ڈاکٹروں کی ایک ٹیم جو علاقے میں محض بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے کیمپ لگایا کرتی تھی اور غریب اور نادار مریضوں کے لئے دوائیاں بھی خود لے کر جاتی تھی تاکہ ان کی تشخیص بھی کرے اور مفت علاج بھی مہیا کرے۔ اُن میں سے ایک ٹیم کے متعدد افراد اس الزام میں قید کر لئے گئے ہیں کہ تم نے خدمت خلق کا یہ کیمپ کیوں لگایا ہے؟ اس سے مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے ہیں اور ان کی بڑی سخت بے عزتی ہوئی ہے۔ یعنی حد سے زیادہ ان کی دل آزاری کی گئی ہے کہ احمدی اُٹھ کے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے نکلے ہیں۔ جو بھی بہانہ بنایا گیا، جو بھی عذر تراش کیا گیا۔ بنیادی نقطہ یہی ہے کہ علماء اس بات پر آگ بگولہ ہو گئے کہ

احمدی بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے نکلتے ہیں

پس نیکی پر تعاون سے بھی بعض اوقات سزا ملا کرتی ہے لیکن یہ سزا ہمارے مقدر میں ہے۔ یہ سزائیں ہمارے راستے روک نہیں سکتیں۔ اس لئے خواہ جو چاہیں حکمت کی راہ اختیار کریں نیکی میں تعاون کی راہ بھی اگر بعض حائل ہوں، اگر تعصبات حائل ہوں، اگر نفرتیں حائل ہوں، اگر دکھ بھی اٹھانے پڑیں تو نیکی میں تعاون سے باز نہیں آنا بلکہ اس تعاون کے دائرہ کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔ یہ کام احمدی کو صرف پاکستان میں ہی نہیں، ساری دنیا میں کرنا ہے اور ہم سب دنیا میں مختلف رنگ میں کر رہے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، ہم تیسرے دَور میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے بھائیوں کو اب یہ پیغام نہ دیں کہ آؤ اور ہم سے بحثیں کرو اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد یہ دَور پھر شروع ہو جائے گا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے جب مباہلے کے بعد تعاون کے لئے بلایا تو پھر ہمیشہ کے لئے مناظرے کی راہیں بند ہو گئی تھیں۔ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ ان ادوار میں مجادلے بار بار حرکت میں آتے ہیں۔ انہیں ادوار میں اسی ترتیب سے بار بار روحانی اور مذہبی مقابلے ہوا کرتے ہیں۔ پس یہ ترتیب پھر بھی جاری ہوگی مگر اس وقت ہم جس دَور میں ہیں، یہ تیسرا دَور ہے یعنی قرآن کریم کے حکمت کے پیغام کو سمجھیں اور اس میں گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ اس پیغام میں ہمارے لئے بہت ہی فوائد مضمر ہیں۔ ہر موسم کے مطابق کام کئے جاتے ہیں۔ موسم کے مطابق فصلیں بوئی جاتی ہیں موسم کے مطابق باغ لگائے جاتے ہیں اور موسموں کے مطابق ہی فصلوں کو پھل لگتے ہیں اور باغوں کو پھل لگتے ہیں۔ اب مباہلے کے بعد یہ موسم آگیا ہے کہ آپ نیکیوں میں تعاون کی پیشکش کریں اور دوبارہ اپنے رُوٹھے ہوئے بھائیوں میں تعاون کی راہ سے داخل ہوں۔ ان کی خدمتیں کریں اور اچھے کاموں میں ان کو خدمت کے لئے بلائیں کیونکہ تعاون سے مراد یہ نہیں کہ یکطرفہ خدمت کریں۔ یہ وہ پہلو ہے جسے جماعت کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے اگر وہ کیمپ لگانے والے احمدی لفظ تعاون پر غور کرتے اور ان کو یہ پیشکش کرتے کہ ہم خدمت کر رہے ہیں۔ آؤ دوسرے ڈاکٹر جو احمدی نہیں ہو، دوسرے نیک دل طالب علم جو کچھ طبابت کا فن جانتے ہو، تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو۔ بنی نوع انسان کی بھلائی کے تقاضے یہ ہیں کہ ہم مل کر ان کی خدمت کریں اور دینی اختلافی عقائد زیر بحث نہ لائیں، تو قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق ہوتا۔ اور اس صورت میں آپ کی حفاظت کے بھی بہتر سامان ہو جاتے۔

پس اب تعاون کی راہ کو اختیار کریں کیونکہ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ میں دراصل تعاون کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ سورۂ آل عمران کے بعد سورہ مائدہ میں اسی مضمون کو تعاون کے رنگ میں کھول کر بیان فرما دیا گیا جیسا کہ سورۂ مائدہ آیت ۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور وہ مضمون جس کی انتہا تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ پر ٹوٹی تھی، اُسے قرآن کریم نے سورۂ مائدہ کے آغاز ہی میں پھر اُٹھا لیا۔ اور ان لفظوں میں مخاطب ہوا۔

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

دیکھئے! یہ مضمون کتنی وضاحت کے ساتھ اور کتنی عمدگی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے حالات پر صادق آتا ہے آپ نے بار بار مسجد حرام کے لئے قربانیاں دیں۔ تمام دنیا میں اسلام کے جہاد کا آغاز اس دَور میں جماعت احمدیہ نے کیا۔ ملک ملک اور براعظم سے براعظم اس جہاد کو پہنچایا۔ جب اس خدمت کے لئے آپ میدان میں نکلے تھے تو اور کوئی آپ کا شریک، کوئی ساتھی، کوئی رقیب نہیں تھا۔ کوئی تیل کی دولت سے امیر ہونے والی اسلامی مملکت نہیں تھی جس کو یہ خیال آیا ہو کہ ہم بھی دین اسلام کی خدمت کے لئے نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بعد یہ سارا میدان احمدیوں کے سوا خالی پڑا تھا۔

احمدی ہی تھے جو اس میدان میں ہر طرف آگے بڑھ رہے تھے غریب تھے۔ کمزور تھے۔ بے طاقت تھے لیکن اس کے باوجود وہی تھے جو اسلام کے مجاہد بن کر ان میدانوں میں ہر طرف پھیل گئے ہیں۔ افریقہ بھی پہنچے، یورپ بھی پہنچے، امریکہ بھی پہنچے، چین بھی پہنچے، جاپان بھی پہنچے جہاں جہاں انسانیت کے جیالوں کو خدا نے توفیق بخشی وہ اسلام کا پیغام لے کر نکل کھڑے ہوئے کوئی اور میدان میں نہیں تھا۔ پھر ادوار بدلے۔ پھر دولتیں عطا ہوئیں بعض ایسے ملکوں کو جو دوسرے ممالک کے محتاج تھے۔ خدا نے ان کو اپنے خاص فضل کے ساتھ مالی لحاظ سے اتنا نوازا، اتنا نوازا کہ اُن کے خزانے بھر گئے۔ اُن کے خزانے بھر بھر کر بہنے لگے ان کی دولتوں سے غیروں کے خزانے بھر گئے اور ساری دنیا میں ان کو دولت کی ایک ایسی طاقت نصیب ہوئی کہ جس کے ذریعہ اگر وہ چاہتے تو بہت اچھے اچھے کام کر سکتے تھے لیکن بہرحال یہ ایک الگ کہانی ہے۔ بتانا میں آپ کو یہ چاہتا ہوں کہ اب اس کے بعد یعنی یہ دَور جو آپ کے تنہا خدمت کا دَور تھا یہ دَور ختم ہوا۔ اور بہت سے اسلام کے خدمت کرنے والے اس میدان میں آئے اور جب آپ کے ساتھ رقابت شروع ہوئی۔ جب آپ کے ساتھ مقابلے شروع ہوئے تو دو طرح سے انہوں نے آپ کا مقابلہ کیا۔ یعنی بجائے اس کے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی سے کام لیتے، انہوں نے نیکیوں میں آپ کو پیچھے دھکیلنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ یہ دَور بھی سمجھنے کے لائق ہے اور توجہ کے لائق ہے تاکہ آپ اس کی روشنی میں اپنے لئے بہتر لائحہ عمل تجویز کریں۔ یہ وہ دَور ہے جس میں یہ اس بات پر راضی نہیں ہوئے کہ اب ہمیں خدا نے توفیق دی ہے ہم بھی اسلام کی خدمت کریں گے، ہم بھی اُن سب میدانوں میں احمدیوں کا مقابلہ کریں گے اور زیادہ بلند آواز سے، زیادہ دلکش آواز سے لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے جس اسلام کو ہم اسلام سمجھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے آپ کی راہیں رد کرنے کی کوشش کی۔ ہر نیکی کی راہ میں کھڑے ہو گئے اور کہا کہ صرف ہم نیکی کریں گے، تمہیں نیکی نہیں کرنے دیں گے۔ آپ کی نمازوں کی راہوں میں حائل ہو گئے آپ کی اذانوں کی راہوں میں حائل ہو گئے۔ آپ کے کلمے کی راہ میں حائل ہو گئے۔ آپ کی حج کی راہ بند کر دی۔

حج جو کہ عبادتوں کا معراج ہے

اس لئے قرآن کریم نے حج کے مضمون میں یہ سارے مضامین بیان فرما دیئے ہیں۔ فرماتا ہے: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ اے خدا کے سچے اور مخلص بندو! یاد رکھو کسی قوم کی یہ دشمنی کہ اُس نے تمہیں نیکی کے معراج سے روک دیا ہے وہ تمہارے اور حج کے درمیان کھڑی ہو گئی ہے اور تمہاری حج کی راہیں بند کر دی ہیں۔ یہ بھی تمہیں اس بات پہ آمادہ نہ کرے کہ ان سے تم کسی قسم کی زیادتی کرو۔ یوں معلوم ہوتا ہے جس طرح احمدیوں کو سب اپنے رکھ کر یہ آیت نازل ہوئی ہے اور احمدیوں کو مخاطب ہو کر ایک نصیحت کر رہی ہے۔ فرمایا۔ ان کی سب دشمنیوں کے باوجود، باوجود اس کے کہ انہوں نے تمہاری نیکی کی ہر راہ رد کرنے کی کوشش کی ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ تمہاری شان یہ ہے۔ یہ میرا تمہیں پیغام ہے اور یہی میری تم سے توقعات ہیں کہ تم نیکی کی ہر بات میں ان لوگوں سے تعاون کرو گے جو نیکی کی ہر بات میں تمہارے سے دشمنی کر رہے ہیں اور عدم تعاون نہیں بلکہ نیکی کی راہیں روکنے کے لئے چٹانیں تان کے تمہارے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں، تم نے ایسا نہیں کرنا۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ گناہوں میں اور زیادتیوں میں اِن سے تعاون نہیں کرنا۔ اب یہ دونوں پیغام دراصل جماعت احمدیہ کے اس دَور پہ کمال صداقت کے ساتھ اور کمال شان کے ساتھ اور کمال وضاحت

کے ساتھ اطلاق پا رہے ہیں۔ پیغام یہ ہے کہ جب تم سے یہ بدنائی توقع رکھتے ہوں جب اس بات میں تعاون مانگیں کہ تم مسجدوں پہ لکھے ہوئے کلمات مٹا دو۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مٹا دو۔ بسم اللہ کے لکھے ہوئے طغرے اتار پھینکو یا مٹا دو وہ ہر چیز کو جس پر خدا کا نام لکھا ہوا ہے یا مسجدیں آباد کرنی بند کر دو یا نمازیں پڑھنی ختم کر دو۔ ہر قسم کی نیکیاں جن کے متعلق یہ تم سے تعاون مانگ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سے تعاون کرو اور امن کی خاطر اور فساد کو دور کرنے کی خاطر تم ان سب نیکیوں سے باز آجاؤ تو پھر ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس ملک میں امن قائم کر دیں گے۔ فرمایا۔ یہ وہ باتیں ہیں جن میں اِن سے ہرگز تعاون نہیں کرنا کسی قیمت پر اِن سے تعاون نہیں کرنا۔ ہاں نیکیوں میں تعاون کے لئے اب بھی اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کرو۔ اور ہر وہ اچھی بات جو یہ کرتے ہیں، اگر یہ آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ بٹانے کی کوشش کرو۔ پس دنیا میں جہاں جہاں بھی اسلام کے غرض سے مقابلے ہو رہے ہیں یا بنی نوع انسان کی ہمدردی میں کسی قسم کے اجتماعی کام کی، اجتماعی کوشش کی ضرورت ہے، وہاں جماعت احمدیہ کو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے خصوصیت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے اور تمام اہلِ کتاب کے ساتھ بھی خصوصیت سے اس بارہ میں تعاون کرنا چاہیئے۔ مغربی دنیا میں عیسائی ہوں یا یہودی ہوں اگر وہ نیکی کا کام کرتے ہیں جماعت احمدیہ کو آگے بڑھ کر اُن سے تعاون کرنا چاہیئے۔ جہاں بھی مسلمان تنظیمیں کسی قسم کا نیکی کا کام کر رہی ہیں، اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے اور ان سے تعلقات کو دوبارہ قائم کرنا چاہیئے۔ پس میں اُمید رکھتا ہوں کہ قرآن کریم کے اس واضح پیغام کو سمجھنے کے بعد جماعت اب تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے دَور میں داخل ہو گی اور بلند آواز سے اِن کو دعوت دے گی کہ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ کہ اے اہلِ کتاب! ہم تمہیں اس قدرِ مشترک کی طرف بلاتے ہیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان ایک ہے اور وہ ساری نیکی کی باتیں جن کو تم بھی تسلیم کرتے ہو اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں، ہم تمہیں اُن نیکی کی باتوں میں تعاون کی دعوت دیتے ہیں اور تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ آپ یہ سب کچھ کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ کریں گے اور خدا سے جزاء پائیں گے مگر جہاں تک احمدیت کے معاندین کا تعلق ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ اپنی راہ بدلنے والے نہیں۔ وہ جس ضد پر قائم ہو چکے ہیں، اُن کو صرف ایک چیز ہے جو اطمینان بخش سکتی ہے، وہ ہے احمدیت کا کلیۃً صفحۂ ہستی سے مٹ جانا۔ اور جہاں تک ان کی اس مراد کا تعلق ہے، ہم مجبور اور بے بس ہیں۔ اِس پہلو سے ہم اُن کے سینے ٹھنڈے نہیں کر سکتے بلکہ اِس پہلو سے ہمارے مقدر میں یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ ہم دن بدن بڑھتے چلے جائیں گے اور ترقی کرتے چلے جائیں گے اور ان کے سینوں کی یہ آگ اور زیادہ، اور زیادہ بھڑکتی چلی جائے گی۔ اِس لئے نہیں کہ ہم اُن کو جلانا چاہتے ہیں۔ اِس لئے نہیں کہ ہم دنیا کو تکلیف دینے کے لئے بنائے گئے ہیں بلکہ اس لئے کہ یہ ایک بے اختیاری ہے خدا کی راہ میں آگے بڑھنا یہ ایک ایسا امر مجبوری ہے جس سے ہم باز نہیں آ سکتے۔ اس کے بغیر ہماری زندگی بے حاصل اور بے معنی بن جاتی ہے۔ پس ترقی کی راہوں میں آپ آگے بڑھتے چلے جائیں۔ تعاون کی روح کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جائیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ مخالفتیں پھر بھی کم نہیں ہوں گی۔ یہ نہ سمجھنا کہ اس کے بعد مخالفتیں ٹھنڈی پڑ جائیں گی اور دشمن کو چین نصیب ہو گا۔ دشمن کو صرف ایک چیز ہے جو چین دے سکتی ہے اور وہ آپ کی موت ہے۔ آپ کی موت ہے جو دشمن کے دل کا سکون بن سکتی ہے لیکن آپ زندہ رہنے کے لئے اور لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اس لئے دشمن کا سکون آپ کے بس میں نہیں ہے۔ آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام نے اپنے اس جذبے کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے جس جذبہ میں آپ ہمیشہ ہر پہلو سے لحظہ لحظہ مصروف رہے۔ اور یہ الفاظ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں، یہ اپنی ذات میں جامع مانع ہیں، اور بات کو درجۂ کمال تک پہنچانے والے ہیں۔ پس ہوگا وہی جو اس تحریر میں لکھا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو اس تحریر کو مٹا دے مگر اس کے باوجود ہمیں جہاں تک ہمارا بس چل سکتا ہے، ممکن ہو سکتا ہے، ہر پہلو سے نیکی میں اپنے معاندین اور مخالفین سے بھی تعاون کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

”میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو میں اس دنیا سے گذر جاؤں میں اپنے اس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فالحمد للّٰہ اوّلاً و آخراً و ظاہراً و باطناً ھو ولیّ فی الدنیا والآخرۃ وھو نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کریگا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کریگا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو میرے رفیق ہونگے نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائیگی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلا دے اور بڑھا دے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا ......

کتنی عظیم تحریر ہے اور سوائے اس کے کہ ایک عارف باللہ جو کامل **خدا کی تائید پر یقین رکھتا ہو، وہ یہ تحریر نہیں لکھ سکتا۔ یہ بھی ایک** معجزہ ہوتا ہے۔ یہ سچائی کا معجزہ جو تحریر میں سچائی کو اس طرح کوٹ کوٹ کر بھر دیتا ہے کہ ہر لفظ سچائی کی طاقت سے ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے اور پھر آپ دیکھیں یہ نہیں فرمایا کہ پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا میں۔ بلکہ فرمایا ”پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا“ کیونکہ آپ جانتے ہیں اور کامل یقین رکھتے ہیں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو تباہ کرنا دراصل خدا کو تباہ کرنے کے ارادے کے مترادف بن جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں :۔

”...... پہلے اس سے ابوجہل اور ابولہب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کے لئے کیا کیا زور لگائے تھے مگر اب وہ کہاں ہیں وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ صفحہ ۲۹۴-۲۹۵)

نوٹ:۔ جن سطور کے نیچے لائن کھینچی گئی ہے وہ حضور انور نے ۲، ۳ بار پڑھی ہیں۔

بلیغ کی توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے (منیجر بدر)

قسط نمبر ۱۵

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک حالات اور ایمان افروز تاثرات

پھگلہ سے مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب نے اپنے خط محررہ ۸۹-۶-۱۴ میں وہاں کے حالات بایں الفاظ تحریر کئے ہیں :۔

”گیارہ سالہ ضیاء الحق دور ختم ہوا لیکن باقیات پہلے سے زیادہ زور لگا رہے ہیں۔ ہمارے ۳ ملازموں کے مکان اکھیڑ کر لے گئے اب ۸۹-۶-۵ کو رہائشی مکان کو آگ لگادی مانسہرہ سے فائر بریگیڈ آیا۔ پولیس آئی مگر رپورٹ درج نہ کی D.S.P. ملک افضل ڈیرہ کا ہے۔ کہتا تھا کہ بس جی ملاں بڑی طاقت ہے۔ ضیاء صاحب کہتے تھے کہ ملٹری۔ امریکہ۔ ملاں ۳ ہی طاقتیں ہیں۔ ہم کیس درج نہیں کرتے۔ جلوس نکالیں گے۔ خدا کی طاقت کو سب بھول جاتے ہیں ......“

(اقتباس از خط مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب آف پھگلہ C/o حاجی جان نثار صاحب نثار ہوٹل۔ کشمیر روڈ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ۔ صوبہ سرحد)

● ربوہ سے مکرم مستری مقصود احمد صاحب اپنے خط محررہ ۸۹-۸-۵ میں لکھتے ہیں کہ :۔

”میرا بیٹا عزیزم مبارک احمد جوبلی کے موقعہ پر جو بیجز ۲۴ لڑکوں میں "HUNDRED YEAR OF TRUTH" کی بنیان پہننے کے جرم میں گرفتار ہو گیا تھا۔ اب بھی ہر ماہ تاریخ پڑ جاتی ہے۔ دعا فرماویں کہ بخیر و عافیت یہ مقدمہ ختم ہو جائے۔“

(اقتباس از خط مکرم مستری مقصود احمد صاحب ابن مکرم مستری فضل الٰہی صاحب (مرحوم) مکان نمبر 7/17 ریلوے روڈ۔ دارالرحمت شرقی۔ الف۔ ربوہ ۸۹-۸-۵)

● پاکستان سے مکرمہ منزہ اقبال صاحبہ اپنے خط محررہ ۸۹-۵-۲ میں لکھتی ہیں کہ

”جس وقت آپ کو یہ خط لکھ رہی ہوں، ہمارے گھر سے دو قدم کے فاصلے پر غیر احمدیوں کی مسجد ہے اور آج اسی وقت رات کے گیارہ بجے وہاں ختم قرآن کا جلسہ ہو رہا ہے۔ پیارے آقا! ہر سال رمضان میں اسی مسجد میں باہر سے ایک ہی مولوی آتا ہے اور بانی سلسلہ احمدیہ کی شان میں اتنی گستاخی کرتا ہے، **اتنے گندے لفظ استعمال کرتا ہے کہ حضور غم اور دکھ سے روتے روتے سینہ پھٹ جاتا ہے۔ انہیں خدا سے خوف کیوں نہیں آتا....؟“**

(اقتباس خط مکرمہ منزہ اقبال صاحبہ محررہ ۸۹-۵-۲)

بقیہ روح پرور پیغام

۔ آپ کے قول اور فعل کے سب تضاد دور ہو جائیں اور آپ کا وجود خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مظہر ہو جائے۔ آپس میں بھی ایک دوسرے سے محبت و پیار کا سلوک کریں۔ ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہر قسم کے تکبر سے بکلی اپنا دامن چھڑا لیں اور نئی صدی کا استقبال اس شان سے کریں کہ آپ عملاً وہ عظیم روحانی انقلابی قوم بن جائیں جس کے ہاتھوں میں خدا تعالیٰ کی تقدیر فتح و ظفر کی کلید تھما دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو بنی نوع انسان کے ساتھ سچی مخلصانہ محبت کی توفیق بخشے۔

آپ سب کو بھی میری طرف سے نہایت محبت بھرا اسلام اور دعائیں پہنچیں اور ان سب تک بھی میری طرف سے نہایت محبت بھرا اسلام اور دعائیہ جذبات پہنچا دیں جو اس جلسے میں شامل نہیں ہو سکے۔ جب آپ اپنے گھروں کو لوٹیں گے اپنے خاندان کے افراد سے ملیں گے، اپنی جماعت کے افراد سے ملیں گے تو ان سب کی خدمت میں میری طرف سے نہایت محبت بھرا سلام کا تحفہ پیش کر دیں اور بتا دیں کہ میں ان کی دنیا و آخرت کی بہبود کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

صد سالہ جشنِ تشکر کے سال میں
جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء کے لئے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لندن

۲۱ر۱۲ ۱۳۶۸/۱۹۸۹

پیارے بھائیو، بہنو اور بچو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ بھارت کو امسال پھر دائمی مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان میں سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جلسہ بہت ہی مبارک ہے کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ننانوے سال پہلے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ یہ سال جو کہ صد سالہ جشنِ تشکر کا سال ہے، اس جلسہ سالانہ کو ایک نئی تاریخی اہمیت عطا کر رہا ہے۔ اگرچہ ایک پہلو سے تو یہ جلسہ مرکزی جلسہ نہیں کہلا سکتا کیونکہ مرکزی جلسہ میں خلیفۂ وقت کی شمولیت کا تصور شامل رہتا ہے اور جب سے عارضی طور پر مرکز خلافت ربوہ پاکستان میں منتقل ہوا ہے باوجود اس کے کہ قادیان دائمی مرکز ہی ہے۔ عملاً عارضی طور پر مرکز سلسلہ ربوہ منتقل ہو چکا ہے۔ اور اس حادثۂ ہجرت کے بعد سے جلسہ سالانہ ربوہ ہی مرکزی جلسہ کہلاتا ہے۔ اگرچہ قادیان کے اس جلسہ پر دونوں میں سے کوئی صورت بھی اطلاق نہیں پاتی لیکن قادیان کو ایک ایسا امتیاز حاصل ہے جو قیامت تک قادیان ہی کا رہے گا اور جماعت احمدیہ کا فعال مرکز دنیا میں خواہ کہیں بھی عارضی طور پر منتقل ہو جائے، قادیان کی یہ امتیازی شان کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مبارک بستی سے اسلام کے احیاءِ نو کی آواز بلند فرمائی اور اس مبارک بستی کو خدا تعالیٰ نے آخرین کے مرکز کے طور پر منتخب فرمایا یہ ایک ایسا امتیازی اعزاز ہے جو امتیازی بھی ہے اور اس پہلو سے قادیان کی مرکزیت کو ایک دوام حاصل ہے۔

قادیان کی مقدس بستی میں صد سالہ جشنِ تشکر کے سال میں جو جلسہ منعقد ہو رہا ہے میری بھی بڑی خواہش تھی کہ میں خود اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرتا اور دنیا بھر میں بکثرت دوسرے احمدیوں کی بھی یہی خواہش تھی کہ وہ بھی اس جلسے میں شریک ہوتے۔ جن مجبوریوں کے پیشِ نظر ایسا نہیں ہو سکا وہ آپ کے علم میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس مشیت کے پس پردہ یہ حکمت بھی کارفرما ہو کہ موجودہ حالات میں قادیان کی بستی اتنے کثیر مہمانوں کی دیکھ بھال کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ قادیان سے آنے والے تخمینے دس ہزار مہمانوں تک کے پہنچتے تھے لیکن اگر پاکستان سے احمدیوں کو آنے کی اجازت ملتی اور دنیا بھر سے اس طرح احباب جو خواہشمند تھے یہاں حاضر ہوتے تو بعید نہیں تھا کہ ایک لاکھ سے اوپر بات نکل جاتی اور یہ بوجھ قادیان کی چھوٹی سی جماعت کیلئے تکلیف مالایطاق ہو جاتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی حکمتیں نہاں در نہاں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ وقت بھی آئے گا کہ جب وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی خلیفہ کے زمانہ میں عارضی طور پر ہی نہیں بلکہ مستقلاً مرکزی انتظام جماعت واپس قادیان منتقل ہو جائے گا۔ اور دائمی مرکز اور عارضی مرکز ایک ہو جائیں گے۔

پس اس خاص اہم جلسے میں سب سے پہلے تو اس کی دعا کریں کہ اللہ اپنے فضل سے جلد ایسے حالات پیدا فرما دے کہ ملک ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے جو اعزاز بخشا تھا یہ ملک اس کی سعادتوں سے بھرپور حصہ پائے۔ اس جلسے میں دور و نزدیک سے بیسیوں ممالک سے احمدیت کے عشاق جمع ہوئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ تعداد کتنی ہے۔ لیکن مجھے احباب کی طرف سے ملنے والی اطلاعوں کے نتیجہ میں یہ اندازہ ہے کہ عام جلسوں کے مقابل پر بہت زیادہ تعداد میں دیگر ممالک سے اور خود ہندوستان کی جماعتوں سے احباب تشریف لائے ہوں گے اس سے مجھے یہ فکر دامنگیر ہے کہ اُن کی نگہداشت اور دیکھ بھال کا اور ہر طرح سے انہیں آرام پہنچانے کا مناسب انتظام کیا گیا ہے یا نہیں میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ان سب مہمانوں کی مخلصانہ نگہداشت اور مہمان نوازی کا عمدہ انتظام ہوگا۔ لیکن اگر اس انتظام میں کچھ کوتاہیاں رہ گئی ہوں اور کچھ مجبوریوں کے سبب دور دور سے آنے والے احباب کو تکلیف پہنچی ہو تو وہ اسے نظر انداز فرما دیں۔ اور یقین جانیں کہ اُن کی یہ تکلیف اُنکے لئے ایصالِ ثواب اور ترقی مدارج کا موجب ہوگی

ہندوستان کی جو جماعتیں یا احباب اس اہم تاریخی جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے ہیں، اُن کو میں اس بنیادی اہمیت کی حامل ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ آپ کو اب بہت تیزی کے ساتھ ہندوستان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ تقسیم کے بعد ایک لمبا عرصہ تک اس پہلو سے ہندوستان کی جماعتیں غفلت کا شکار رہیں اور بہت سا قیمتی وقت کھویا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق قادیان مرجع عوام و خواص بنتا ہے۔ لیکن آپ کی پیشگوئیوں میں جس کثرت اور ہجوم خلائق کے اشارے ملتے ہیں اس کے لئے ابھی ہندوستان کی جماعتوں نے پوری تیاری نہیں کی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا عارضی مرکز اس دائمی مرکز میں ایک دفعہ پھر لوٹ آئے تو ہندوستان کی جماعتوں کو اس ذمہ داری کے ادا کرنے کے لئے اس کے شایانِ شان وسعت اختیار کرنی ہوگی۔

پس ضروری ہے کہ پُر حکمت، محبت بھری تبلیغ کے ذریعہ بہت تیزی کے ساتھ احمدیت کا نور اس ملک میں پھیلا دیں۔ اب وقت سال میں ہزاروں بیعتیں کروانے کا نہیں رہا۔ بلکہ لاکھوں بیعتوں کا وقت آ چکا ہے۔ ہزاروں بیعتوں کی باتیں تو پچھلی صدی میں رہ گئیں۔ آپ نے جس صدی میں قدم رکھا ہے وہ لاکھوں سالانہ بیعتوں کی صدی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس پہلے سال ہی اپنی فعلی شہادت سے ظاہر فرما دیا ہے کہ اب جماعت کے پھیلاؤ کے پیمانے تبدیل کئے جائیں گے اور انکو غیر معمولی وسعت بخشی جائے گی۔

ہندوستان ایک عظیم ملک ہے۔ اور آخرین کے دور میں اس ملک میں خدا تعالیٰ کا امامِ زمانہ کو پیدا فرمانا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ملک اور اس ملک میں بسنے والی قوموں میں غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہیں۔ لیکن کسی قوم اور ملک کی صلاحیتیں کبھی بھی اعلیٰ مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہو سکتیں اگر وہ نفرتوں کا نشانہ بن جائے اور ملک میں بسنے والی قوم ایسے فرقوں اور گروہوں اور علاقوں اور خطوں میں بٹ جائے جو ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں۔ جماعت احمدیہ ہندوستان پر فرض ہے کہ اپنی حب الوطنی کا اور بالغ نظری کا ثبوت دیتے ہوئے ہندوستان کو ان نفرتوں سے پاک کریں۔ اور اس عظیم الشان مطمحِ نظر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی روح کے خلاصے کے طور پر نہایت خوبصورت اور درخشندہ الفاظ میں ہمارے سامنے رکھا ہے کہ "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں"۔ دعاؤں کے بعد یہی آپ کا ہتھیار ہے کہ ہندوستان میں پنپنے والی نفرتوں کو اپنی غالب آنے والی محبت کے ذریعہ شکست دیں اور محبت اور پیار کے ساتھ تیزی کے ساتھ اس اسلام کو ہندوستان میں پھیلائیں جو تمام بنی نوعِ انسان کی مشترک دولت ہے اور کسی ایک ملک کا مذہب نہیں۔ یعنی اس اسلام کو پھیلائیں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اسلام ہے۔ جو محبت، آشتی اور امن اور صلح کا مذہب ہے۔ جو بنی نوعِ انسان کو اپنے رب سے ملاتا اور انسان کے دل میں دوسرے انسانوں کی ہمدردی اور محبت پیدا کرتا ہے آج دنیا کی نجات کیلئے ضروری ہے کہ دنیا اس پیغام کو قبول کرے اور ساری قومیں اور تمام ملتیں توحید کے جھنڈے تلے اکٹھی ہو جائیں۔ اور ہمیشہ کے لئے ہر قسم کے تعصبات اور نفرتوں کی جڑیں اس دنیا سے اکھاڑ پھینکی جائیں

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کے عزائم بلند فرمائے۔ آپ کی ہمتیں بلند فرمائے آپ کی قوتِ عمل میں برکت بخشے۔ آپ باتوں کے دھنی ہی نہ ہوں بلکہ اعمال کے بھی دھنی بن جائیں (باقی صفحہ پر)

صد سالہ جشنِ تشکر کے سال میں جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء کے موقعہ پر

مستورات کا علیحدہ کامیاب پروگرام

خالصتاً روحانی ماحول میں نہایت باوقار تقریری پروگرام تین ہزار مستورات کی شرکت

منعقدہ ۱۸ — ۱۹ — ۲۰؍دسمبر ۱۹۸۹ء

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ صد سالہ جشنِ تشکر کے سال میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے نیز بیرونی ممالک سے خصوصاً پاکستان سے کثرت کے ساتھ مستورات تشریف لائیں۔ اور جلسہ سالانہ کو کامیاب بنایا۔ اس سے قبل اب تک جلسہ سالانہ مستورات بیت النصرت لائبریری کے صحن میں ہوا کرتا تھا لیکن اس سال تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ کے پارک خواتین میں بڑی جلسہ گاہ بنائی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ گاہ بھی مستورات سے پوری بھر گئی۔ پہلے دن کے پہلے پروگرام کو مردانہ جلسہ گاہ سے سُنا گیا۔ اجتماعی دُعا میں شرکت کی گئی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت اور رُوح پرور بصیرت افروز پیغام سُنا گیا۔

دوسرا اجلاس

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر باجماعت جلسہ گاہ میں ادا کرنے کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا۔ محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ شائستہ اکرام صاحبہ حیدر آباد صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

”اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار“

خوش الحانی سے پڑھا۔

”موجودہ زمانہ ایک رُوحانی معرکہ کا متقاضی ہے“ اس عنوان کے تحت محترمہ نجمی رحمٰن صاحبہ الہ آباد نے تقریر کی۔ اس کے بعد نظم

”تجھے حمد و ثناء زیبا ہے پیارے“

محترمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ نے پڑھی۔ ”نئی صدی کا پُرشوکت آغاز اور ہماری ذمہ داریاں“ کے زیرِ عنوان محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آنمحترمہ نے گزشتہ صدی میں جماعت احمدیہ کی عظیم مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے نئی صدی میں مستورات پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان میں سے خصوصیت سے اولاد کی تربیت کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ نیز وہ پانچ بنیادی اخلاق ہر ممبر لجنہ اور ناصرات میں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی جن کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲۴؍۱۱؍۸۹ء میں ذیلی تنظیموں کو مخاطب کر کے ذمہ داری ڈالی ہے۔

”اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ“

اس عنوان پر محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ازاں بعد محترمہ امۃ الہادی شیریں صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی“ پیش کیا۔ پھر ”سیرت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا“ کے عنوان کے تحت محترمہ امۃ المتین صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کرناٹک نے تقریر کی۔

The Renissance of Islam

کے زیرِ عنوان محترمہ نیاز سہیلی صاحبہ جنرل سیکرٹری چنتہ کنٹہ نے انگلش میں تقریر کی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے دن تقریباً دو گھنٹے مردانہ پروگرام سُننے کے بعد مستورات کا پروگرام زیرِ صدارت محترمہ امۃ الباری صاحبہ صوبائی صدر یو۔ پی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ کوثر صدیقہ صاحبہ حیدر آباد نے کی۔ نظم ”اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے“ محترمہ حسینہ رفعت صاحبہ نے پیش کی۔ ”صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام“ کے زیرِ عنوان محترمہ زہرہ تبسم صاحبہ اسلام آباد (کشمیر) نے تقریر کی۔ اس کے بعد Ahmadiyya Movement and our resp-onsibilities کے زیرِ عنوان انگریزی تقریر محترمہ طیبہ رزاق صاحبہ حیدر آباد نے کی۔ ”ہے دستِ قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ“ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام محترمہ منصورہ شمیم صاحبہ پاکستان نے پیش کر کے حاضرات کو محظوظ کیا۔ ”غلبۂ اسلام کی صدی اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں“ اس عنوان پر محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ لجنہ اماء اللہ مدراس کی ایک بہن مسز کمسدھا نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار نہایت عمدہ الفاظ میں کیا۔ یہ بہن لجنہ اماء اللہ مدراس کے زیرِ تبلیغ ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے ہر اجلاس میں حصہ لیتی ہیں۔ قرآن مجید اور کتب کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد احمدیت کی تعلیم سے منور کرے اور قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی دعوت پر یہ قادیان تشریف لائی تھیں۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس میں پہلے ایک گھنٹہ مردانہ پروگرام سُنا گیا۔ اس کے بعد مستورات کا پروگرام زیرِ صدارت محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم نے کی۔ اس کے بعد محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا“ خوش الحانی سے پڑھا۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عورتوں کو نصائح“ اس عنوان کے تحت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے تقریر کی۔ ”تحریک وقفِ نَو اور والدین کی ذمہ داریاں“ کے زیرِ عنوان محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری نے ماؤں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترمہ امۃ المجید صاحبہ سیرالیون نے افریقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچنے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ ظفر نے کراچی کی لجنہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ ”مجھ کو کیا مُلکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا“ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نظم محترمہ حلیمہ عزیز صاحبہ کیرالہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔

آخر میں محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے مستورات سے اختتامی خطاب کیا۔ جس میں آپ نے صد سالہ جشنِ تشکر کے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے والی خواتین کو مبارکباد پیش کی۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس بابرکت جلسہ کو اپنے فضل سے بہت ہی کامیاب بنایا۔ سبحان اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام بہت عمدگی سے تیار کئے گئے تھے۔ وہاں تمام بہنوں نے وقت کی پابندی سے جلسہ میں آ کر اس جلسہ کو سُنا۔ آخر میں اسلام احمدیت کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقاصد عالیہ میں کامیابیوں کے لئے۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ اور پاکستان میں احمدیوں کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعا کی تحریک کی۔ اور یہ دو دن کا پروگرام خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیسرے دن کا پہلا و دوسرا اجلاس

تیسرے دن بوجہ بارش مستورات کا اجلاس مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ مسجد مبارک، بیت الفکر اور دالان حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا بھر گیا۔ اور جلسہ کی تمام کارروائی بذریعہ لاؤڈ اسپیکر مسجد اقصیٰ سے سُنی گئی۔ دوسرے اجلاس میں باوجود تیز بارش کے تمام عورتیں، بچیاں شامل ہوئیں۔ مسجد بھرنے کے بعد سامنے سیڑھیوں اور چھت پر بارش میں بھیگتے ہوئے مستورات دُعا میں شامل ہوئیں۔ بارش اور جگہ تنگ ہونے کے باوجود اتنا پُرسکون ماحول تھا کہ دل کی گہرائیوں سے یہ صدا بلند ہو رہی تھی کہ دیکھنے والو! دیکھو!! کیا اب بھی تمہیں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یقین نہیں آتا!؟

جلسہ کے اختتام پر لمبی پُرسوز دُعا ہوئی۔ دُعا کے بعد نعرہ تکبیر اللّٰہ اکبر۔ احمدیت زندہ باد۔ اور حضرت محمد رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زوردار نعرے خواتین نے بھی لگائے۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے سب مہمان خواتین و قادیان کی خواتین اپنے گھروں کو رخصت ہوئیں۔ اور یہ تین روزہ صد سالہ جشنِ تشکر کا جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء سابقہ روایات سے بہت بڑھ کر ایمانوں کو تازگی بخشتا ہوا خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعدادِ حاضری

جلسہ کے ایام میں تینوں دن مستورات کی زیادہ سے زیادہ حاضری تین ہزار رہی۔

غیر مسلم خواتین کی شرکت

جلسہ کے تینوں دن کل ۲۴۵ غیر مسلم خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔ اور جلسہ کی کارروائی کو سُنا۔ اس سال صد سالہ جشنِ تشکر کی خوشی میں لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے ایک غیر احمدی کو جلسہ اور قادیان دکھانے کے لئے حیدر آباد سے کرایہ دے کر بلایا گیا۔ اسی طرح مدراس سے ایک ہندو بہن کو جو زیرِ تبلیغ ہیں، اور لجنہ کے اجلاسوں میں حصہ لیتی ہیں اسی طرح قرآن مجید اور لٹریچر کا مطالعہ کر رہی ہیں اُنہ کو بلایا گیا۔ شموگہ کی لجنہ اپنی زیرِ تبلیغ ایک بہن کو قادیان و جلسہ دکھانے کے لئے لائی تھی۔ الحمد للہ ان تمام بہنوں نے جلسہ سُنا اور تمام مقاماتِ مقدسہ دیکھے۔ نمائش بھی دیکھی۔ اللہ تعالیٰ جلد اُن کو قبولِ احمدیت کی توفیق دے۔

عطا فرمائے۔ آمین۔

نماز باجماعت

نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ نماز تہجد اور باقی نمازوں کے لئے مستورات کا انتظام مسجد مبارک۔ بیت الفکر اور دالان حضرت اماں جان میں کیا گیا تھا۔ مہمان و مقامی مستورات باقاعدگی سے باجماعت نمازوں میں شامل ہوئیں۔ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی زیادہ تھی کہ باوجود سردی کے صحن بھی بھرا ہوتا تھا۔ اور دوسرے دن مسجد کے اُوپر بھی انتظام کیا گیا۔

نمائش

جلسہ کے پہلے دو دن جلسہ گاہ کے ایک طرف قنات لگا کر لجنہ اماء اللہ بھارت کے زیر انتظام نمائش کا انتظام کیا گیا جس میں قادیان کے علاوہ شاہجہانپور۔ جینتہ کنٹہ۔ شموگہ۔ جے پور۔ اور لکھنؤ کی لجنہ نے دستکاری کی اشیاء تیار کر کے بھجوائیں۔ جلسہ کے علاوہ اوقات میں نمائش کھولی جاتی تھی۔

بُک سٹال

سلسلہ کی تمام کُتب کا سٹال لگایا گیا۔ آنے والی خواتین نے کثرت سے کُتب خریدیں۔ اس کے علاوہ ہندی۔ انگلش۔ گورمکھی لٹریچر اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ کا غیر مسلم خواتین کو دیا گیا۔

قیامگاہ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ

نصرت گرلز سکول قادیان اور دار المسیح میں پانچ سو سے اوپر مہمان ٹھہرائے گئے۔ جن کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے زیر نگرانی سپرد کیا گیا تھا۔ الحمد للہ ممبرات لجنہ و ناصرات نے بہت عمدگی سے اپنے فرائض ادا کئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا اپنی کوشش سے ہر طرح خیال رکھا۔

مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ بھارت

حسب سابق ۱۹ دسمبر بعد نماز مغرب و عشاء بھارت سے آنے والی نمائندگان کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ ۱۲۸ لجنات میں سے ۶۲ لجنات کی نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ اجلاس زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے آنے والی تمام نمائندگان کو صد سالہ جشن تشکر کی مبارکباد پیش کی۔ اور اپنے کام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں تیز سے تیز تر کرنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) ۔ صوبہ جات کی صدرات پورے سال میں اپنے صوبے کا دورہ ضرور مکمل کریں۔ کمزور لجنات کو بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے دورہ میں ان کے عملی کاموں اور تربیت کا جائزہ لیتا ہے۔ بذریعہ خطوط بھی اپنے صوبے کی لجنات سے رابطہ قائم رکھیں۔ اس کے لئے دفتر لجنہ بھارت سے اپنے اپنے صوبہ کی لجنات کے ایڈریس لیکر جائیں۔ صوبائی رپورٹ ہر ماہ بھجوائیں۔ تاکہ کارکردگی کا علم ہو سکے۔

(۲) ۔ چندہ لجنہ اماء اللہ کا بجٹ نیا سال شروع ہونے سے۔ ایک ماہ قبل مرکز میں مل جانے چاہئیں۔ لجنات کی طرف سے بجٹ دیر سے موصول ہونے کی وجہ سے مرکزی بجٹ بنانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ لجنہ کے کاموں کو ترقی دینے اور تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے جب تک آپ چندہ نہیں بڑھائیں گی کام ترقی پر نہیں جا سکیں گے۔ ہر آئندہ سال کا بجٹ پہلے سال سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ آئندہ کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ نیا بجٹ ہر لجنہ کی طرف سے ماہ اگست میں مل جائے تاکہ ستمبر کے آخر میں حضور انور کی خدمت میں برائے منظوری پیش کر دیا جائے۔

(۳) ۔ لجنہ اماء اللہ کے دینی امتحان کے لئے تمام لجنات نے فیصلہ کیا کہ ماہ جون میں ناصرات اور لجنہ کا امتحان لیا جائے تاکہ چھٹیوں کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ ممبرات شامل ہو سکیں۔

(۴) ۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام ماہ ستمبر میں تیار ہو جاتا ہے۔ اور تقاریر کی نقلیں ماہ نومبر میں آجاتی ہیں۔ لیکن شروع دسمبر میں لجنات کی طرف سے نام آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ تقریر رکھی جائے۔ فیصلہ کیا گیا کہ ماہ اگست میں جلسہ سالانہ پر تقریر کرنے کے لئے نام صدر لجنہ کی تصدیق سے مل جانے چاہئیں۔ مجلس عاملہ جلسہ سالانہ فیصلہ کر کے عنوانات سے اطلاع دے گی۔ عین وقت پر جلسہ سالانہ کے پروگرام میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکے گی۔

(۵) ۔ تبلیغی سرگرمیوں کو انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بڑھائیں۔ تعلقات بڑھائیں۔ اثر و رسوخ محبت سے پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی تقاریب میں اُن کو بلائیں۔ ان کی تقاریب میں شامل ہوں۔ لیکن جائزہ لیکر کہ اسلامی تعلیم کے خلاف تقاریب نہ ہوں۔

(۶) ۔ قرآن مجید ناظرہ سکھانے کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے خصوصاً سال میں ایک دفعہ کلاس لگا کر سب ممبرات کے تلفظ کی طرف توجہ دیں۔ تاکہ صحیح تلفظ سے قرآن مجید پڑھیں۔ شہری لجنات ترجمہ سیکھنے اور سکھانے کی طرف توجہ دیں۔ جن ممبرات کو قرآن مجید ناظرہ نہیں آتا ان کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔

(۷) ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ اپنے گھروں کے جائزے لیں۔ پنجوقتہ نماز وقت پر پڑھنے کی ہر ایک کو عادت ہونی چاہیئے۔ ترجمہ سکھائیں اور اتنا اچھی طرح یاد کرادیں تاکہ نماز پڑھتے ہوئے ہر ایک سمجھے کہ وہ کیا پڑھ رہی ہے۔

(۸) ۔ ہندوستان میں مختلف زبانیں ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب کا مطالعہ کرنے اور سلسلہ کی کُتب پڑھنے کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ نئی نسل کو اُردو سکھانے کی طرف توجہ دیں تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب پڑھ سکیں مطالعہ کی ترغیب دلائیں۔

(۹) ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ذیلی تنظیموں کو اپنے ماتحت کر لیا ہے اور مورخہ ۹؍۲۴ کے خطبہ جمعہ میں حضور انور کا تربیتی لائحہ عمل ملا ہے۔ یہ لائحہ عمل سُنا بھی دیا گیا اور سرکلر کی شکل میں چھپوا کر ہر لجنہ کو دیا گیا۔ آئندہ اس لائحہ عمل کے مطابق آپ نے تربیت کر کے ہر ماہ رپورٹ دینی ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جائے گی۔

اس کی روشنی میں "پانچ بنیادی اخلاق" کا تربیتی پروگرام جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کے لئے مقرر کیا ہے اس پر عمل کر کے جائزہ لے کر ساتھ ساتھ رپورٹ دیں کہ آپ کی لجنہ و ناصرات کی اتنی ممبرات نے عہد کیا ہے اور اس پر عمل شروع کر دیا ہے ــــ!!

(۱۰) ۔ لجنات اماء اللہ بھارت کے کاموں میں گزشتہ چار سال سے الحمد للہ نمایاں ترقی نظر آرہی ہے۔ لیکن قادیان کے علاوہ باقی بھارت کی ناصرات الاحمدیہ کا کام اتنی تسلی بخش نہیں جیسا ہمارے چاہیئے آتا چاہیئے ہیں۔ نئی صدی کے سارے کاموں کی ذمہ داری اس نئی نسل پر پڑنے والی ہے۔ اس لئے اُن کی تربیت کی طرف بہت زور دیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائحہ عمل کے مطابق ان کو تیار کریں۔ اگر اُن کی تربیت آپ نے عمدہ کر دی تو آئندہ آپ کی لجنہ بہت بڑے بڑے کام کر سکے گی۔ انشاء اللہ۔

کارکنات جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ کے مختلف کاموں میں ڈیوٹی ادا کرنے والی ممبرات کی تعداد ۱۶۳ تھی۔ جس میں بعض مہمان خواتین نے بھی ڈیوٹی لگوائی۔ ڈیوٹی قیام گاہ۔ جلسہ گاہ۔ نمائش۔ دوکان۔ مسجد کی صفائی اور نماز کے وقت لگائی گئی۔ اللہ تعالیٰ سب خواتین کو جزائے خیر دے۔

نمائش لٹریچر و تصاویر

ناظر ربیت النصرت لجنہ اماء اللہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب جو لندن میں شائع ہوئی ہیں اور لندن میں شائع ہونے والے متفرق زبانوں کے قرآن مجید جو دستیاب ہوئے اسی طرح قادیان میں شائع ہونے والی کُتب سلسلہ احمدیہ کی نمائش لگائی گئی تھی۔ بیرون ممالک کی مساجد اور ہندوستان کی مساجد کی تصاویر اور اسی طرح مقامات مقدسہ کی تصاویر بھی نمائش میں رکھی گئی تھیں تمام مہمان خواتین و غیر مسلم خواتین نمائش دیکھنے کے لئے مسلسل آتی رہیں۔ الحمد للہ کہ آنے والی خواتین نے اس چھوٹی سی نمائش کو بہت پسند کیا۔

تیارکردہ:- شعبہ رپورٹ کمیٹی

درخواستہائے دعا

● ۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب جمشید پور کے بھائی مکرم شیخ مقبول احمد صاحب پر چند ماہ قبل دل کا حملہ ہوا۔ ویلور آپریشن کے لئے گئے۔ وہاں فالج کا حملہ ہوا۔ آپریشن رُک گیا صحت کاملہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔ ● ۔ مکرم بابو عبد الکریم صاحب مرکرہ سے دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اہلیہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ ● ۔ مکرم محمد عبد الرشید صاحب لندن، بواسیر کے آپریشن کے بعد کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے اور بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ ● ۔ مکرم مجید الدین صاحب صحت و سلامتی اور کاروباری مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی؛ مکرم غلام شفیع الدین صاحب اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔ ● ۔ مکرم جلال الدین خان صاحب، محترمہ نصرت بیگم صاحبہ، شیخ لقمان صاحب، شیخ داروغہ صاحب، شیخ اسحٰق صاحب، شیخ سراج صاحب اور تراب خان صاحب، حلیم احمد صاحب، محمد احمد صاحب، تہمونہ بی بی صاحبہ، شوکت بی بی صاحبہ، حفصہ صاحبہ، شیخ رمضان صاحب، حوا بی بی صاحبہ موہنی بنی۔ بیر۔ شیخ فیروز احمد صاحب۔ ان سب کی طرف سے ۲۴۵/- روپے اعانت بدر میں ادا ہوئے ہیں۔ سب کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دُعا ہے۔

● ۔ محترمہ مسز نور الدین اللہ دین صاحبہ صنعت نگر حیدر آباد سے ۳۰/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹے عزیز ابراہیم محی الدین آف مسقط کے باعزت روزگار رشتہ کے لئے اور خود بھی بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔ ● ۔ محترمہ اہلیہ نذیر محمد خان صاحب کھوکھر ۔ اعانت بدر کی ادا کرتے ہوئے پورے خاندان کی روحانی جسمانی ترقی کیلئے درخواست دُعا کرتی ہیں معروضہ کے سب جانتے واقفِ زندگی ہیں۔

آخری قسط

جوابی تعاقب

حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعوتِ مباہلہ پر مولوی منظور چنیوٹی کی بوکھلاہٹ

مولوی منظور چنیوٹی نے روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء میں بعنوان جلی یہ لکھا کہ :۔۔

مرزا طاہر کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ میں زندہ سلامت بیٹھا ہوں

مباہلہ کی دعوت ڈھونگ تھی قادیانی جماعت کا سربراہ خدا کی

گرفت میں ہے مرزا طاہر احمد کے قریبی ساتھی تائب ہو رہے ہیں۔

لاہور ۶ ستمبر (اپنے سٹاف رپورٹر سے) جمعیت العلمائے اسلام (درخواستی گروپ) کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات و ممتاز عالم دین مولانا منظور چنیوٹی نے کہا ہے کہ قادیانی فرقے کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی جانب سے مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی اور ۱۵ ستمبر کی تاریخ کا تعین کیا تھا کہ اس دن سے پہلے میرا خاتمہ ہو جائے گا۔ مگر آج ۶ ستمبر کو میں زندہ سلامت بیٹھا ہوں اس کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو گئی ہے اور مرزا طاہر احمد پر خدا تعالیٰ کی گرفت اور عذاب نازل ہو چکا ہے اور اس وقت جس خوف و ذلت کی زندگی گذار رہا ہے وہ موت سے بدتر ہے۔ انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ ان کی جماعت کے سربراہ نے جو کھلا چیلنج دیا تھا اس میں وہ جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ اگر میرے عقائد اور میں جھوٹا ہوتا تو گرفت میں آتا لیکن میں زندہ ہوں اور اس پر عذاب آیا ہے اس لئے وہ اس سے سبق حاصل کریں اور اس باطل مذہب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ انہوں نے یہ دعویٰ کیا مرزا طاہر احمد کے متعدد دستِ راست اور قریبی ساتھی ۱۵ ستمبر کو اس کی پیشگوئی جھوٹی پا کر تائب ہو رہے ہیں۔ وہ آج ایک مقامی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ...... منظور چنیوٹی نے قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد، مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا ناصر کو جو مباہلہ کی دعوتیں دی گئی تھیں ان کا تفصیلاً ذکر کیا اور کہا کہ ان افراد نے مباہلہ کی دعوت سے کترا کر راہ فرار اختیار کی ہے بلکہ ۱۸۹۹ء میں مرزا غلام احمد نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں توبہ نامہ بھی داخل کیا تھا جس میں اس کی جانب سے کہا گیا تھا کہ وہ مولانا محمد حسین بٹالوی ان کے ساتھیوں اور پیروکاروں کو مباہلہ کی دعوت نہیں دے گا اور اس کے بعد قانوناً اس جماعت کے لوگ مباہلہ کی دعوت نہیں دے سکتے لیکن قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں جب قادیانیوں نے ڈیرے لگائے تو ہم نے مرزا بشیر کے دعویٰ پر انہیں مباہلہ کی دعوت دی اور چنیوٹ کے موقع پر دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان جگہ مقرر ہوئی مگر وہ نہ آیا۔ اس کے بعد میں اور میرے ساتھی ہر سال اس کی تجدید کرتے رہے۔ ۱۹۸۲ء میں مرزا ناصر نے دعوت دی اس کو ہم نے قبول کیا اور کہا کہ چالیس دن میں وقت اور جگہ مقرر کر دیں اس سلسلہ میں گذشتہ سال ۲۵ اگست کو انہیں رجسٹرڈ مراسلہ ارسال کر دیا جس پر قادیانیوں کی جانب سے کہا گیا کہ ۱۵ ستمبر کو ایک سال کی مدت میں میں ہلاک ہو جاؤں گا اور مرزا طاہر نے گذشتہ سال ۲۵ نومبر کو لندن میں تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ مولانا چنیوٹی ۱۵ ستمبر تک ریزہ ریزہ ہو جائے گا وہ عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ جبکہ ۷ اکتوبر کو ۴۰ دن گذرنے کے بعد ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس میں میں نے اعلان کر دیا کہ مرزا طاہر مباہلہ سے فرار ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ایک سال میں اللہ تعالیٰ نے مجھے نعمتوں سے نوازا ...... جبکہ قادیانی نہ ہی ربوہ میں سالانہ اجتماع کر سکے نہ ہی صد سالہ جشن منایا جا سکا جس پر ۲۵ کروڑ روپے خرچ ہوئے تھے اور اس کی بڑی تیاریاں کی گئی تھیں اور ربوہ میں با اثر خاندان قادیانیت چھوڑ کر بہائی ہو گئے بہت سے میرے ہاتھوں مسلمان ہوئے اور اب صورت حال یہ ہے کہ مرزا طاہر پر موت آ چکی ہے وہ مسلح باڈی گارڈ کے بغیر اپنی عبادت گاہ میں بھی نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد لندن میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ اسے پاکستان بلا کر اس پر آئین اور ملک دشمنی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے یا ان کی شہریت ختم کر دی جائے انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ مباہلہ کی دعوت ایک ڈھونگ تھا۔ دراصل مرحوم ضیاء الحق کو قتل کرنے کی ایک سازش تھی۔ اور وہ اس میں ملوث ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء)

مولوی منظور نے تو حضرت امام جماعت احمدیہ کے مکتوب مباہلہ پر آج تک دستخط ہی نہیں کئے بلکہ آج تک ہیرا پھیری سے کام لیتا چلا آ رہا ہے پھر کیسا مباہلہ اور کیسا فرار۔ اس سارے خطاب میں جو ممتاز علماء کرام کی موجودگی میں چنیوٹی نے بیان دیا ہے اس میں وہ غطالی دروغ گورا حافظہ نباشد کا پورا پورا مظاہرہ کیا ہے اور پوری پوری بدحواسی اور بوکھلاہٹ ظاہر کرتے ہوئے جھوٹ پر جھوٹ بولا ہے جب کہ مباہلہ کا معاملہ خوف خدا رکھنے والا انسان وعید لعنت اللہ علی الکاذبین کی موجودگی میں اس قدر نڈر اور بے باک نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی جھوٹی شہرت جتانے کی خاطر اس قدر جھوٹ سے کام لے کہ پناہ بخدا۔ مولوی چنیوٹی کا پہلا جھوٹ ملاحظہ ہو کہ موصوف نے کہا کہ میں نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا حالانکہ اس وقت مولوی مذکور پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ مولوی کی عمر اس وقت ساٹھ سال ہے اپنی پیدائش سے ۳۰ سال پہلے اس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو کس طرح مباہلہ کا چیلنج دیا تھا؟ یعنی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات ۱۹۰۸ء ہو چکی تھی۔ اس کا جھوٹ نمبر ۲:۔ مولوی مذکور سلسلہ احمدیہ کے دو خلفاء حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے تو کبھی کوئی دعوتِ مباہلہ سرے سے دی ہی نہیں تھی پھر اس کے قبول یا رد کرنے اور راہِ فرار اختیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان ہر دو بزرگوں نے اس شخص کو کبھی بھی درخورِ اعتناء ہی نہیں سمجھا۔ اگر اس نے کوئی دعوت مباہلہ از خود دی بھی تھی تو اس کی یہ اپنی ایک مکروہ چال یا سستی شہرت حاصل کرنے کا ایک ڈھونگ تھا۔

تیسرا جھوٹ :۔ یہ کہ گذشتہ سال ۱۹۸۸ء میں ۲۵ اگست کو (بقول مولوی) مولوی نے ایک رجسٹرڈ مراسلہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو ارسال کیا تھا جس کے ریکارڈ کا آج تک نام و نشان نہیں ملا۔ حالانکہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تو ۹ جون ۱۹۸۲ء کو وصال پا چکے تھے۔ یہ رجسٹرڈ مراسلہ اس نے اُن کے نام کیسے ارسال کیا۔

چوتھا جھوٹ یہ ہے کہ اس نے لکھا ہے کہ جس پر قادیانیوں کی جانب سے کہا گیا کہ ۱۵ ستمبر کو ایک سال کی مدت میں میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اب سوال یہ ہے کہ رجسٹرڈ مراسلہ تو بھیجا جا رہا ہے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو اور اس کا جواب قادیانیوں کی طرف سے مولوی کو ملا کہ وہ ۱۵ ستمبر کو ایک سال میں ہلاک ہو جائے گا کیا مولوی کے دل میں خوف خدا کی کوئی رمق باقی بھی ہے۔ اگر ہے تو بتائے کہ وہ کون سے قادیانی تھے اور ان کے رجسٹرڈ مراسلہ کا ایک خط ہی کسی قادیانی کا شائع کر دے جس میں اس کی ہلاکت کی پیشگوئی کی ہو ورنہ وہ اسے خدا کا عذاب ہی سمجھے۔ کس طرح دیدہ دلیری سے جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے۔

پانچواں جھوٹ :۔ یہ ہے کہ مرزا طاہر احمد صاحب نے گذشتہ سال ۲۵ نومبر کو لندن میں تقریر کی جس میں انہوں نے فرمایا کہ مولانا چنیوٹی ۱۵ ستمبر تک ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ وہ عذاب سے نہیں بچ سکتا ہم نے کوئی ایسا خط یا فقرہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی زبانی نہ سنا ہے اور نہ کہیں پڑھا ہے البتہ آپ نے یہ ضرور فرمایا ہے کہ ”اب خدا کی تقدیر نے ان کو گھیر کر ایک ایسی جگہ کھڑا کر دیا ہے جہاں سے کسی قیمت پر اب یہ نکل نہیں سکتے۔ ان سے ایک ایسا اعلان کروا دیا ہے جیسا اعلان لیکھرام نے اپنے زمانہ میں کیا تھا...... وہ اعلان یہ انہوں نے کیا ہے کہ اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی“ اب دیکھو کہاں حضرت امام جماعت احمدیہ کے الفاظ اور کہاں مولوی کی دروغ بیانی۔ اور مولوی کا یہ کہنا کہ ”مرزا طاہر پر موت آ چکی ہے وہ مسلح باڈی گارڈز کے سوا اپنی عبادت گاہ میں بھی نہیں جا سکتا“ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام جماعت

احمدیہ خدا کے فضل سے نہ صرف خود زندہ موجود ہیں بلکہ دنیا کے متعدد ممالک میں تنظیمی تبلیغی اور تربیتی دورے فرما چکے ہیں اور فرما رہے ہیں اور ہزاروں دین حق سے بیزار مردہ روحوں کو زندگی بخش پیغام پہنچا کر روحانی طور پر زندہ کر چکے ہیں۔

اب ذرا مولوی کی انتخاب میں کامیابی اور پنجاب اسمبلی میں اس کی جو عزت افزائی ہوئی ہے وہ ذیل میں روزنامہ جنگ کی ایک خبر میں ملاحظہ فرمادیں۔

مولانا چنیوٹی نے سپیکر پنجاب اسمبلی کو قادیانی نواز کہا اور پھر ایوان سے معافی مانگ لی

معذرت کافی نہیں ان کا ایوان میں داخلہ روک دیا جائے بیان شائع کرنے والے اخبار کے خلاف کارروائی کی جائے
— حسن محمود

مولانا کو عالم دین نہ کہا جائے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ مولانا غیاث الدین

مولانا کے ایمان کی کمزوری درست کی جائے سپیکر کے خلاف پہلے تحریک پیش کی پھر کچھ عرصہ کے بعد واپس لے لی
— جمشید عباس تحسیم

لاہور (سٹاف رپورٹر) پنجاب اسمبلی میں تحاریک استحقاق پر مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ایوان سے معذرت کرلی اور پنجاب اسمبلی نے انہیں معاف کر دیا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی کے خلاف چوہدری محمد اعظم چیمہ میاں ممتاز احمد متیانہ، چوہدری اکرام الحق میاں رفیق حسین، پیرزادہ حاجی جمشید عباس تحسیم سردار نصر اللہ خان دریشک، دیوان عاشق حسین بخاری، سردار اللہ یار ہیراج، رانا پھول محمد خان اور شفقت عباس نے اپنی تحاریک التواء مولانا منظور احمد چنیوٹی کی اس پریس کانفرنس کے خلاف پیش کی تھیں جن میں مبینہ طور پر مولانا نے کہا تھا کہ سپیکر پنجاب اسمبلی میاں منظور احمد وٹو قادیانی نواز ہیں سپیکر کا رویہ کچھ عرصہ سے اراکین اسمبلی کے ساتھ ناروا ہوتا جا رہا ہے اس لئے اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو ان کے خلاف بھی تحریک عدم اعتماد پیش کی جا سکتی ہے...... ربوہ میں قادیانیوں کی جانب سے ایک یوم منایا جا رہا ہے جو صدارتی آرڈیننس کے خلاف ہے اور زرعی یونیورسٹی کے داخلوں میں دھاندلیاں کی جا رہی ہیں جن سے جا رحانہ رویہ بنایا جا رہا ہے جو سپیکر اسمبلی نے صبر کیا بیمار روی تحاریک مسترد کر کے ناروا سلوک برتا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی کے خلاف تحاریک پیش کرنے والوں نے کہا تھا کہ مولانا کی اس پریس کانفرنس سے سپیکر اور اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منظور احمد چنیوٹی کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے اور پر مولانا کو ایوان سے بقیہ اجلاس تک نکال دیا جائے اور معاملہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ مولانا غیاث الدین نے کہا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی کو عالم دین نہ کہا جائے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ حاجی جمشید عباس تحسیم نے کہا کہ ہم لاعلمی کے سبب مولانا منظور چنیوٹی کو عالم سمجھتے رہے...... مولانا کا بیان شرمناک حرکت ہے سپیکر کا احترام برقرار رکھنا ایوان کی ذمہ داری ہے پہلے سپیکر کے خلاف تحریک پیش کی کہ وہ قادیانی ہیں پھر کچھ دیر کے بعد تحریک واپس لے لی۔ بلاوجہ میل کرنے والوں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے گل نواز درانی نے کہا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کا نکاح ٹوٹ گیا ہے تو ان کی اولاد کیا کہلائے گی...... رانا پھول نے کہا کہ مولانا ایوان سے معافی مانگیں...... انہیں خدشہ ہے کہ لوگ منظور احمد چنیوٹی کو فتوٰی فروش ملا کا نام نہ دیں شفقت عباس نے کہا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی کو ایسی سزا دی جائے جو دوسروں کے لئے عبرت ہو۔"

پندرہ ستمبر بھی گذر گیا

۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کا دن گذرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ نشان ظاہر ہوا ہے جس نے احمدیوں کے ایمانوں کو ایک نئی جلا بخشی ہے اس نشان کی تفصیل یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایک سخت دشمن مولوی منظور چنیوٹی نے اپنی ایک تقریر مطبوعہ جنگ لاہور ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء اور جنگ لندن ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں یہ اعلان کیا کہ:-

"میں اس کی پیشگی سے اعلان کرتا ہوں کہ...... قادیانی جماعت (۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء) تک زندہ نہیں رہے گی"۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۸ نومبر ۱۹۸۸ء کے خطبہ میں ارشاد فرمایا:-

"اب خدا کی تقدیر نے ان کو گھیر کر ایک ایسی جگہ کھڑا کر دیا ہے جہاں سے کسی قیمت پر اب یہ نکل نہیں سکتے ان سے ایک ایسا اعلان کروا دیا ہے جیسا اعلان لیکھرام نے اپنے زمانہ میں کیا تھا...... وہ اعلان انہوں نے یہ کیا ہے کہ اگلے سال ۱۵ ستمبر تک یہ ہو جائے گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی"

اس پر مولوی چنیوٹی صاحب تو گھبرا گئے انہوں نے یہ بھی دیکھ لیا کہ احمدیت کا کچھ بگاڑنا اب ان کے لئے ممکن نہیں رہا چنانچہ انہوں نے اس بیان کی اشاعت کے سات ماہ بعد ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء کو اس بیان کی تردید کر دی اور اصرار سے یہ کہا کہ

"مولانا منظور احمد چنیوٹی نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک صرف مرزا طاہر احمد کے ختم ہو جانے کی بات کی تھی ساری قادیانی جماعت کی نہیں"۔
(روزنامہ جنگ لاہور ۳۱ جنوری ۱۹۸۹ء صفحہ ۲ کالم ۷)

آج خدا کے فضل و کرم سے نہ صرف ہمارے پیارے اور محبوب امام بھرپور صحت و سلامتی کے ساتھ ہمارے درمیان موجود ہیں بلکہ جماعت احمدیہ بھی اس ایک سال میں اتنی زبردست ترقیات حاصل کر چکی ہے جو پچھلے سو سال میں بھی حاصل نہ ہوئی تھیں۔ حال ہی میں بلقانیہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی بار درجن بھر ملکوں کے وزراء اور اراکین پارلیمنٹ جلسہ میں اپنے اپنے ملکوں کے وفود لے کر آئے اور جماعت کی بھرپور قوت کا برملا اعتراف کیا۔ حال ہی میں افریقہ کے ایک ملک مالی میں ۲۰ ہزار سے زائد افراد احمدی ہوئے یہ ایک زبردست تاریخی کامیابی ہے۔ مولوی چنیوٹی صاحب کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ان کے قتل کی پیشگوئی کی تھی۔ یہ بات سراسر غلط ہے حضور نے جو فرمایا تھا وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:-

"مجھے یقین ہے اور یہ آپ سب کو بھی یقین ہے اس میں کوئی احمدی بھی اس یقین سے باہر نہیں کہ یہ مولوی اب لازماً اپنی ذلت و رسوائی کو پہنچنے والا ہے دنیا کی کوئی طاقت اب اس کو ذلت اور رسوائی سے بچا نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ نے مباہلہ میں جھوٹ بولنے والے باغیوں کے لئے مقدر کر چکا ہے اور لعنت اللہ علی الکاذبین کے اثر سے اور اس کی پکڑ سے اب دنیا کی کوئی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔ پس انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے ہر زندگی کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔ منظور چنیوٹی اگر زندہ رہا تو اس کو ایک ملک ایسا نہیں دکھا سکے گا جس میں احمدیت مر گئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں احمدیت از سر نو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے اور کثرت سے مردوں کو زندہ کر رہی ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۸ء بمقام بیت الفضل لندن)

اب جہاں تک منظور چنیوٹی کا سوال ہے تو موجودہ ذلت و رسوائی کے علاوہ غیر جماعتی اسمبلی اور غیر موجودہ پنجاب اسمبلی میں بارہا اس مولوی صاحب کے ساتھ جو سلوک ہو چکا ہے اخبارات اس سے بھرے پڑے ہیں۔ اور پنجاب اسمبلی کی کارروائی کا ریکارڈ اس کا گواہ ہے۔ (ملاحظہ ہو ضمیمہ)
(روزنامہ الفضل ربوہ ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء)

آپ کا خیر اندیش اور گنہگار مظلوم فی محبت بر زمہ توفیق مصنف و مولف کتب دینیہ رکن مجاہد احمدیہ الراقم اضعف العباد ابو ظفر ابن احمد بلوچ انچارج کوہستانی آف ڈیرہ غازی خان۔

(لاہور آرٹ پریس انار کلی لاہور)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء کی رپورٹ بقیہ صفحہ (۲)

فدائی اور عشاق تبلیغ اسلام میں سرگرم عمل ہیں ۱۹۸۴ء تا ۱۹۸۹ء کے آزمائشی دور میں جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے بے شمار ان گنت افضال و اکرام نازل ہوئے۔

خاکسار نے اس آزمائشی دور میں جماعت احمدیہ کو اکناف عالم میں جو مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا اقتباس سنایا کہ

"خدا تعالیٰ نے مجھے وہ کچھ دیا اور اتنا زیادہ دیا کہ میرے تصور کی انتہاء بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ مجھے اپنے خدا پر بھروسہ کے نتیجہ میں توقع ضرور تھی کہ خدا اپنے فضلوں کو نازل فرمائے گا لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ میں خدا کے فضلوں کے آگے ہار چکا ہوں۔ خدا نے ایسے ایسے فضل فرمائے ہیں کہ مجھے اُن کا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔"

خاکسار نے بتایا کہ گذشتہ چار سال کے عرصہ میں ساری دُنیا کی جماعتوں میں ۱۳۰۸ نئی جماعتوں کا اضافہ ہوا۔ اِس عرصہ میں ۸۶۱ نئی مساجد خدا تعالیٰ نے جماعت کو دیں۔ اِس وقت دُنیا میں ۲۱۰ نئے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں جماعت کو اِس عرصہ میں قرآن مجید کا ترجمہ ۱۶ زبانوں میں شائع کرنے کی توفیق ملی۔ ۱۱۵ زبانوں میں قرآن مجید کی منتخبہ آیات کے تراجم اور ۱۱۲ زبانوں میں منتخبہ احادیث کے تراجم اور ۱۰۷ زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات کے تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس تقریر کے بعد مکرم شہزادہ پرویز صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ★ کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے سنایا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ آئی جی پولیس بہار نے **فضائل اسلام** کے عنوان پر انگریزی میں بیان فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں توحید باری تعالیٰ۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اسلام نے قومی یکجہتی روحانی و جسمانی ارتقاء۔ سماجی بہبودی، اقتصادی خوشحالی اور بین الاقوامی مسائل پر اسلام جو رہتی دُنیا تک کے لئے ہدایت و رہنمائی فرماتا ہے اس بارے میں مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔

کینیڈا میں احمدیت

مکرم مولانا محمد سعید صاحب مبلغ کینیڈا نے جماعت ہائے کینیڈا کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچا کر اِس جلسہ میں شرکت کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لایا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ گذشتہ سات سال سے بطور مبلغ سلسلہ خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے اسلام کا نمائندہ بن کر کینیڈا کے مندروں گوردواروں اور گرجوں میں تقریریں کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

انہوں نے بتایا کہ کینیڈا کے مختلف شہروں میں دو درجن سے زائد جماعتیں ہیں۔ اور ۶ مشن ہاؤس قائم ہیں۔ ٹورنٹو مرکز احمدیہ مشن ہے جو ۲۵ ایکڑ کے رقبہ میں تین منزلہ عمارت میں ہے ۱۹۸۶ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کینیڈا میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس سال اس کی تعمیر شروع کی جا چکی ہے۔ مانٹریال میں ۱۹۸۰ء سے ایک وسیع اور بڑی عمارت بطور مشن ہاؤس استعمال کی جا رہی ہے۔ سسکاٹون میں ۴ ایکڑ زمین کے رقبہ میں اس سال حضور انور نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ اس کے علاوہ کیلگری ایڈمانٹن میں بھی ہمارے شاندار مشن ہیں۔

فاضل مقرر نے کینیڈا میں احمدیت کے اثر و نفوذ کے بارے میں بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ مثلاً ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو صد سالہ جشن کے جلسہ میں

موعود میں ایک ممبر پارلیمنٹ نے تقریر کرتے ہوئے اپنے پیچھے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" جو کپڑے کے بینر پر آویزاں تھا اشارہ کرکے کہا میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد آف قادیان کا یہ الہام اور اُن کی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔

اِس کے بعد پاکستان کے مشہور و معروف احمدی شاعر مکرم عبید اللہ علیم صاحب نے اپنا منظوم کلام پڑھ کر سنایا جو بہت ہی ایمان افروز اور پُر جذب تھا۔ جس کے ابتدائی چند اشعار یہ ہیں :- ؎

زمیں جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے ★ تو آسمان سے اُترا خدا ہمارے لئے

اُنہیں غرور کہ رکھتے ہیں طاقت و کثرت ★ ہمیں یہ ناز بہت ہے خدا ہمارے لئے

تمہارے نام پہ جس آگ میں جلائے گئے ★ وہ آگ پھول ہے وہ کیمیا ہمارے لئے

اِس نظم کے بعد آج کی یہ دوسری نشست نہایت روح پرور ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن - پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ربوہ مکرم مولوی کمال الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

مکرم مظہر احمد صاحب بانی آف کلکتہ نے سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی نظم پُرسوز آواز میں پڑھ کر سنائی ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت پُر درد اور پُر جذب آفریں نظم کی کیسٹ سنائی گئی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے ؎

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کے لئے
جھیلوں پہ کھل رہے ہیں کنول آپ کے لئے

یہ نظم جس کا عنوان ہے غزل آپ کے لئے نہایت اچھے انداز میں مکرم غلام سرور صاحب آف سرگودھا نے پڑھی تھی۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے صدر مجلس وقف جدید و مؤلف اصحاب احمد کی ہوئی۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے۔ آپ نے مقام مسیح موعود علیہ السلام کے بے شمار دلائل پیش کرنے کے بعد آپ کا سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت نہایت ایمان افروز واقعات پیش کئے کہ آپ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ کس قدر غیرت و حمیت رکھتے تھے۔ پنڈت لیکھرام پشاوری اور بعض دیگر ایسے ہی لوگوں کے واقعات جن کے ساتھ آپ نے مباہلے کئے پیش کئے۔ اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے عیسائیوں۔ آریوں اور دیگر مذاہب کے ساتھ نہایت کامیاب دلائل کے ساتھ ثبوت پیش کئے۔ آپ نے مخالفین کے مقابل پر جو صبر تحمل دکھایا اُس کے بہت سے واقعات بیان کئے۔ اس تعلق سے آپ نے بہت سے صحابہؓ کی روایات کو بھی پیش کیا۔ حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحبؓ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ، حضرت عرفانی صاحبؓ۔ آپ کی مہمان نوازی کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ سب مہمانوں کو قابل احترام سمجھو اور اُن کی خدمت کرو۔ سردی ہو تو اُس کے مطابق انتظام کرو کسی کے میلے کپڑے دیکھ کر اُس کی خدمت سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اُن کی ضروریات کا پورا خیال رکھا جائے۔ آخر میں آپ نے بعض مشہور و معروف اہل قلم کی آراء کو پیش کیا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح اور آپ کے کام و کلام کو بغور دیکھا۔ اُن کو پیش کیا۔ اُن میں سے مولانا ابوالکلام آزاد کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔ آپ کی تقریر نہایت ایمان افروز واقعات پر مبنی تھی۔

اس کے بعد ایک پنجابی نظم کا کیسٹ سنائی گئی جو محترم میاں محمد صاحب کی لکھی ہوئی تھی۔ اس پنجابی نظم کے بعد مکرم روشن احمد صاحب آف پوری نے مکرم صلاح الدین صاحب مرحوم کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

ظہور امام مہدی علیہ السلام | اس موضوع پر محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد نے پنجابی زبان میں تقریر کی آپ نے حضرت باباگورونانک کی متعدد پیشگوئیوں کو گورو گرنتھ صاحب کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے ظہور امام مہدی علیہ السلام کے ثبوت صداقت کے طور پر پیش کیا۔ اسی طرح سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی رمضان المبارک کے مہینہ میں سورج گرہن اور چاند گرہن کی وضاحت کرتے ہوئے مضمون کو احسن رنگ میں مزین کیا۔ نیز حضرت باباگورونانک کی پیشگوئی "پر گنہ بٹالہ کا گورو" کے تعلق سے اور آنے والے امام مہدی کے خاندان کے تعلق سے کہ وہ میاں کے نام سے مشہور ہوگا۔ اور یہ نام جگہ جگہ شہرت پائیگا۔ بتایا کہ کس طریق سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ نیز بتایا کہ گوربانی میں آتا ہے کہ آپ کا نام چاروں اطراف، اکناف عالم میں پھیل جائے گا۔ کس شان سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی آج خدا کے فضل سے ایک سو بیس ممالک میں آپ پر ایمان لانے والے فدائی موجود ہیں۔ ظہور امام مہدی کے تعلق سے اسی طرح متعدد پیشگوئیوں کو بیان کیا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا ایک ضروری پیغام | اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی اور ضروری پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو کیرلہ میں منعقدہ مباہلہ کے ضمن میں تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ایمان افروز انداز میں مختلف نقطہ نگاہ سے ثابت فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے جماعت احمدیہ کو عظیم الشان فتح و نصرت سے سرفراز فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مباہلہ سچ اور جھوٹ میں تمیز کی خاطر کیا جاتا ہے۔ فریق مخالف کی طرف سے مباہلہ کے مختصر مدت کے بعد ہی ایک ایسا افتراء کیا گیا جس کا تعلق جماعت احمدیہ کے اُن دو سربراہوں کے ساتھ تھا جو مباہلہ کے لیڈر تھے۔ یعنی مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب امیر جماعت کیرلہ اور مکرم مولوی ثناء اللہ صاحب مبلغ کیرلہ ان دونوں سے متعلق صرف ایک اشتہار نہیں بلکہ مختلف اخباروں میں یہ اعلان شائع کرا دیا کہ وہ مر چکے ہیں یہ دراصل ان کی اپنی اخلاقی موت کا اعلان تھا۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے جناب ڈاکٹر منصور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کا سامعین سے تعارف کروایا جن کے متعلق مخالفین نے یہ پروپیگنڈا کیا تھا کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

اس ایمان افروز خطاب کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن۔ دوسرا اجلاس | مورخہ ۲۷ دسمبر دوسرے دن کا دوسرا اجلاس مکرم مشرف علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت محترم قاری محمد عاشق صاحب انچارج مدرسۃ الحفظ ربوہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا محترم پروفیسر کرامت اللہ صاحب کراچی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم جس کا پہلا مصرعہ یہ تھا ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار ☆ اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد "جماعت احمدیہ کی ترقی کے بارہ میں پیشگوئیاں" کے موضوع پر مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ناظم وقف جدید نے تقریر کی آپ نے نبی اور رسول کی تعریف قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں کی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے انبیاء کو جماعت کی ترقی وابستہ کی پیش خبریاں دیتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس تعلق سے آخری زمانہ کے گروہ کا جو ذکر قرآن میں آتا ہے بیان کیا۔ اور اس کی تائید میں احادیث، سابق مفسرین اور مختلف فرقوں کی کتب سے حوالہ جات بھی پیش کیے۔ تقریر کرتے ہوئے آپ نے جماعت کی ترقی اس کی مالی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک زمانہ تھا۔ حضور خود فرماتے ہیں۔ دستر خوان کے بچے ٹکڑے میری خوراک تھی لیکن آج میرے دستر خوان سے ہزاروں کھا رہے ہیں۔ دنیا میں پھیلا تبلیغی و تربیتی نظام کا ذکر کیا۔ یہ بتایا کہ ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ شائع کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کے پاس پیسہ نہیں تھا لیکن آج خدا کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پچاس کروڑ سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ آپ نے اس کے علاوہ اور بہت سی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے تقریر کو ختم کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور (مغربی افریقہ) نے صد سالہ جشن تشکر کے بارے میں اپنا ایک عمدہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے ؎

ہر طرح کی تیرگی میں دیکھتے ہیں ہم تو یہ خبر ☆ ہو گیا نازل مسیح جس کی تھی دنیا منتظر

برکات خلافت | اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے آیت استخلاف کی تلاوت کرکے اس کا ترجمہ اور تشریح فرمائی۔ آپ نے قرون اولیٰ میں خلافت کی برکات و فیوض کا تفصیل سے ذکر کیا۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی برکات و تائیدات کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ نبی اور رسول کی وفات کے بعد مخالفین یہ سمجھتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ خلافت کا مستقل نظام قائم فرما کر قوم اور مومنین کی جماعت کے لئے تمکنت عطاء فرماتا ہے۔ آپ نے خلافت احمدیہ کی برکات کو بیان کرتے ہوئے جماعت کے مظفر و منصور ہونے کی آسمانی بشارات کو بیان کیا۔ نظام جماعت، دنیا میں پھیلا ہوا تبلیغی نظام کا تفصیل سے ذکر کیا۔ معاندین اور مخالفین جماعت کی ناکامیوں اور خلافت احمدیہ کے زیر سایہ جماعت دنیا کے کونے کونے میں رات دن تبلیغ میں سرگرم عمل اور روز افزوں ترقی کی طرف گامزن ہے۔ آپ نے خلافت اولیٰ، خلافت ثانیہ، خلافت ثالثہ اور موجودہ دور خلافت رابعہ میں خدا کی طرف سے نازل ہونے والی برکات و فیوض کے بیشمار واقعات بیان کئے۔ منارۃ المسیح کی تکمیل جماعتی نظم و نسق حکومتوں کے سربراہوں کو تبلیغ، دین اسلام کے تعارف اور کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر خدمات اس ضمن میں دنیا کے مختلف ممالک میں دار التبلیغ کا قیام مرکز ربوہ کا قیام۔ آپ نے آخر میں دور خلافت رابعہ کے پانچ سالہ دور کی ان گنت برکات دنیا میں تعمیر مساجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر۔ نئے مشن کھولنے کے پروگرام کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ کی تقریر نہایت ایمان افروز واقعات سے پُر تھی۔

اس پر از معلومات تقریر کے بعد مکرم یحییٰ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح ☆ خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

غیر ملکی مہمانان کرام کے تاثرات | سب سے پہلے مکرم شریف عودہ صاحب نائب صدر مغربی جرمنی نے اپنے ملک اور جماعت کے حالات سنائے سب سے پہلے انہوں نے اپنے ملک کے ہزاروں ہزار احمدی احباب و مستورات کی طرف سے محبت بھرا اسلام عرض کرتے ہوئے فرمایا کہ مغربی جرمنی میں فرانکفرٹ اور ہمبرگ میں دو عظیم الشان مساجد ایک ہی سال کے وقفہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تعمیر ہوئی تھیں۔

جرمنی میں جماعت کی تعداد کا پورا اندازہ لگانا تو نا ممکن ہے۔ جماعت پوری محنت سے تبلیغ کر رہی ہے۔ لیکن جرمنی میں کسی بھی شہر میں چلے جائیں یا گاؤں میں کوئی نہ کوئی احمدی وہاں موجود ہے۔ لیکن ۲۰۰ (دو سو) سے زائد بڑی بڑی منظم جماعتیں ہیں۔ آپ اس بات سے جرمن جماعت کا اندازہ خود کر سکتے ہیں کہ اس سال حضور انور ایدہ اللہ نے ملک جرمنی میں آئندہ بیس سال کے عرصہ میں ایک صد مساجد بنانے کا ماٹو دیا ہے۔ گذشتہ سال ہمارے جلسہ سالانہ میں ۵۰۰۰ احمدی احباب نے شرکت کی تھی۔ اس دفعہ ہم نے سات ہزار کا انتظام کیا لیکن تعداد ۹ ہزار سے آگے بڑھ گئی۔

جرمنی میں بعض بڑی جماعتوں کی تعداد ہزاروں تک ہے۔ مثلاً فرانکفرٹ کی جماعت اتنی بڑی ہے کہ مسجد تو کب کی چھوٹی ہو چکی ہے۔ اس لئے

جماعتی ضروریات کے لئے اب ایک ہال کرایہ پر مستقل لے لیا ہے۔ جس کا کرایہ ایک لاکھ بیس ہزار ہندوستانی روپے کے برابر ہے۔

اسی طرح ہمبرگ کی بھی بہت بڑی جماعت ہے۔ یہاں کی جماعت بھی باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو گئی۔ اس لئے اس سال جماعتی ضروریات کی تکمیل کے لئے سوا تین ایکڑ جگہ خریدی گئی ہے۔ جس میں بعض عمارتیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ اس سال اس وقت ۱۳۰ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اس وقت مبلغ انچارج محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کے علاوہ چھ مبلغین سرگرم عمل ہیں۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی مالی اور تبلیغی سرگرمیوں پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودگی کا ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

اس کے بعد مکرم فیصل احمد صاحب یوگینڈا نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا یوگینڈا میں ۱۹۴۳ء میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ عیدی امین کے زمانہ میں ہمارا سکول، مسجد، مشن ہاؤز وغیرہ پر قبضہ کیا گیا لیکن اس کے اقتدار کے ختم ہونے پر اور اس کے قہر الٰہی کے مورد بننے پر ہماری چیزیں ہمیں واپس مل گئیں۔

خدا کے فضل سے ۵ مقامات پر ہمارے مشن ہاؤز، مساجد اور دیگر عمارتیں موجود ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں کی احمدی آبادی دس ہزار سے متجاوز ہے نیز دو عظیم الشان ہسپتال ہیں۔ جماعت کے زیر اہتمام VOICE OF ISLAM کے نام سے ایک اخبار نکلتا ہے۔

خدا کے فضل و کرم سے یوگینڈا کی زبان لوگینڈا میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہوا۔

اس کے بعد مکرم خواجہ عبد المؤمن صاحب آف ناروے نے تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے انہیں اور ان کے تین ساتھیوں کو ناروے سے یہاں جلسہ میں شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

انہوں نے بتایا کہ ناروے کا مشن ہاؤس ۱۹۷۹ء میں خریدا گیا اور اس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا۔ ۱۹۸۶ء میں ناروے کی جماعت کی تعداد ۳۰۰ افراد پر مشتمل تھی۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ یہ تعداد بڑھتی ہوئی ۶۵۰ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اب ناروے میں دس مضبوط جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اوسلو میں چھ جماعتیں ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان سے آئے ہوئے احباب کے علاوہ ان جماعتوں میں ناروے کے باشندے اور سری لنکا اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بھی تھے جن کو یہاں بیعت کی توفیق ملی تھی۔

مرکزی طور پر مہینہ میں چار تبلیغی سٹال لگائے جاتے ہیں۔ ان سٹالوں کے ذریعہ باقاعدہ ہزاروں تک تبلیغ حق پہنچائی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ ناروے کا عرصہ چار سال سے اپنا پرائیویٹ لوکل ریڈیو سٹیشن ہے۔ ہر اتوار اور ہر منگل کو F.M.105 پر جماعت کے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ حضور انور کے خطبات کے علاوہ پاکستان میں ہونے والے مظالم اور بعض جماعتی خبریں نشر کی جاتی ہیں۔ یہ پروگرام نارویجن، اردو اور انگلش زبان میں نشر کئے جاتے ہیں۔ ہر ماہ ہزاروں افراد تک ریڈیو کے ذریعہ سے اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں دور کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ خدا کے فضل سے حکومت کی طرف سے گزشتہ ماہ لوکل T.V. سٹیشن کی منظوری بھی مل چکی ہے۔ اس سے انشاء اللہ اسلام اور احمدیت کا پیغام بہت عمدہ طریق سے غیر مسلم و غیر احمدی افراد تک پہنچ جائے گا۔ ان ایمان افروز تقریروں کے بعد یہ نشست نہایت خیر و برکت سے اختتام پذیر ہوئی۔

آخری دن کا پہلا اجلاس

اس مقدس جلسہ کے آخری دن کا پہلا اجلاس مسجد اقصیٰ میں صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ محترم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ۔ مکرم حافظ عبد الوحید صاحب ربوہ کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم عبد العزیز صاحب چینتہ کنٹہ نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت ایمان افروز اور وجد آفریں نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے:-

دیکھو اک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا

مباہلہ کی دعوت اور اس کے نتائج

اس موضوع پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ موضوع پر تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے آیت مباہلہ سنائی اور اس کا ترجمہ اور تشریح کی۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دلائل و براہین سے ایک فریق پر اتمام حجت ہو جاتی ہے۔ اور پھر بھی وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتا تو آخر کار پھر یہی ایک طریق کار رہ جاتا ہے کہ دونوں فریق مل کر اپنا معاملہ خدا کی عدالت میں لے جائیں۔

فاضل مقرر نے سیدنا حضرت رسول اکرم صلعم نے نجران کے عیسائیوں کو جو چیلنج مباہلہ دیا تھا اس کا ذکر کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ کے بارے میں تفصیل بتائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ جون ۸۸ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اس کے بعد ایک سال کے اندر اندر اس کے جو عظیم الشان نتائج نکلے تھے۔ نہایت ایمان افروز انداز میں اس کا ذکر کیا۔

اسلم قریشی کا نمودار ہونا۔ منظور چنیوٹی کی ذلت۔ جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت۔ مولوی محمود میرپوری کی ہلاکت۔ عاشق حسین کی ہلاکت۔ قاضی مجیب الرحمان ایشارت کی ہلاکت نیز پاکستان میں مولویوں کو پیش آمدہ ذلت وغیرہ امور پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ نیز کیرلہ میں جو آمنے سامنے مسدود مباہلہ ہوا تھا اس کی عظیم الشان کامیابی کا ذکر کیا۔

اس ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ مغربی جرمنی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام نہایت شاندار رنگ میں سنایا کہ

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا ★ ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

جماعت احمدیہ کی تعلیمی و تربیتی ذمہ داریاں

کے موضوع پر مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے تقریر کی۔ آپ نے آیت آخرین منھم کے ساتھ حدیث ما انا علیہ واصحابی کہ آئندہ بعثت ثانیہ میں جو امام مہدی علیہ السلام کی جماعت ہوگی وہ وہ کام کرے گی جو میں اور میرے صحابہ کرتے ہیں۔ آپ نے متعدد قرآنی آیات اور مختلف احادیث کو تربیت و تعلیم کے تعلق سے بیان کیا۔ آپ نے انسان کی پیدائش کی غرض و غایت کو بتایا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ عبادت الٰہی۔ تقویٰ اور طہارت۔ تزکیہ نفس و تطہیر القلوب سے ہی تعلق باللہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت یہی ہے کہ تمام مخلوق کا تعلق اپنے خالق کے ساتھ پیوست کر دیا جائے۔ جس کو توڑ دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ آپ نے اس تعلق سے قرآن مجید کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا، حسن اخلاق کے بلند معیار پر گامزن ہونا، آپ نے خدمت دین کا فریضہ جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ذمہ لگائی ہیں ان کو ادا کریں۔ تقویٰ پر قائم ہوں۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی کتب سے کئی اقتباسات پیش کر کے تقریر کو ختم کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب آف کراچی نے نہایت پُر وقار انداز میں ایک نظم سنائی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے:-

اے قادیاں دار الاماں اونچا رہے تیرا نشاں + عرفان و حکمت کی تجلی آبشاروں کا وطن

تأثرات غیر ملکی مہمانان

سب سے پہلے مکرم فیروز الدین صاحب جو انڈونیشیا سے تشریف لائے تھے نے تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے اس صد سالہ جشن تشکر کے سال میں منعقد ہونے والے اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کو مبارکباد دینے کے بعد تمام احباب جماعت ہائے انڈونیشیا کی طرف سے پُر خلوص تحفۂ سلام پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال انڈونیشیا کے چار گاؤں کو احمدیت قبول

ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔

مکرم فیروز محی الدین صاحب سیکرٹری جشن تشکر و زعیم اعلیٰ انصار اللہ سویڈن نے سب سے پہلے سویڈن کی جماعتوں کی طرف سے سلام عرض کرتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے عہد باسعادت میں ۱۷ جون ۱۹۵۶ء کو سکینڈے نیویا میں جماعت قائم ہوئی۔ اس پر ایک رسالہ TIDENS TECKEN نے اسلامی مسیح کے ظہور اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو خطرہ کے لئے ایک چیلنج قرار دیا۔ اور لکھا کہ احمدیت ہمارے لئے خطرناک تو نہیں مگر ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں ان کی مدلل کامیابیوں کا تصور کر کے ہم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ سویڈن میں ہماری تین عظیم الشان مساجد میں ہفتہ وار بلیٹن ریڈیو۔ T.V. اور اخبارات کے ذریعہ تبلیغ اسلام پہنچائی جاتی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورے کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔

تیسرے نمبر پر مکرم عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے سارے پاکستان کے احمدیوں کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔ آپ نے قادیان اور شعائر اللہ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار نہایت پُر درد الفاظ میں فرمایا۔ نیز آخر میں آپ نے اپنے جذبات کا اظہار چند ایمان افروز اشعار کے ذریعہ فرمایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مبلغ زیمبیا نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ انہیں زیمبیا۔ لیبیا۔ تنزانیہ وغیرہ عربی ممالک میں خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے بعض اپنے تبلیغی حالات بیان فرمائے جو بہت ایمان افروز تھے۔

مکرم مولوی عبد العزیز صاحب صادق بنگلہ دیش نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ”اہل بنگلہ کی دلجوئی کی جائے گی“ جو مختلف واقعات سے چسپاں کر کے اس کی تصدیق کی۔ آپ نے بتایا کہ بنگلہ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۲ کتابوں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔

سارے بنگلہ دیش میں چھوٹی بڑی ۱۰۸ جماعتیں اور اتنی ہی مسجدیں ہیں۔ ڈھاکہ میں ۸ بہت بڑی مسجدیں ہیں۔ قلب شہر میں وسیع دار التبلیغ جہاں عالی شان دو منزلہ مسجد ہے۔ اور کوارٹرز ہیں۔ بنگلہ دیش میں ۲۰ کے قریب DISPENCERIES ہیں۔ انہوں نے بنگلہ دیش میں منعقدہ صد سالہ جشنوں اور نمائشوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب ناصر نے جو قاہرہ یونیورسٹی کے طالب علم ہیں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مصر میں ۱۹۳۰ء میں باقاعدہ مصر میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ گزشتہ سال قاہرہ انٹرنیشنل بک سٹال میں نمائش رکھنے کی توفیق ملی۔ جس میں ۵۶ تراجم نمائش کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ تین ہفتہ کی نمائش میں ۵ لاکھ افراد نے نمائش میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ کتب کا ملاحظہ فرمایا۔ اس دوران مختلف ممالک کے سفیروں کو مل کر سلسلہ کی کتب پیش کیں۔ جماعت مصر نے تبلیغی ضروریات کے پیش نظر ایک کمپیوٹر خریدا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قاہرہ کی سائنس اکیڈیمی کی طرف سے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے نام پر ۲۰۰۰ ڈالر کا سکالر شپ شروع کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مکرم محمد جمیل صاحب صدر مجلس انصار اللہ ڈنمارک نے خطاب فرمایا آپ نے سب سے پہلے ڈنمارک کی جماعت کی طرف سے احباب کی خدمت میں السلام علیکم کا تحفہ پیش کرنے کے بعد بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ڈنمارک کی جماعت کو بہت مخلص ڈینش اور پاکستانی احباب عطا کئے ہیں جو تبلیغ و تربیت جماعت میں بہت مستعد ہیں۔ ڈنمارک کی جماعت نے صد سالہ جوبلی تشکر کے موقعہ پر ڈینش زبان میں نہایت خوبصورت جلد میں قرآن کریم شائع کیا ہے۔ جس کے پہلے دو ایڈیشن تین جلدوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ صد سالہ تشکر کے موقع پر مبلغ انچارج عبد السلام صاحب میڈسن نے ڈنمارک کے وزیر اعظم کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔

اس کے علاوہ دیگر اعلیٰ عہدیداران کو بھی قرآن مجید اور دیگر لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کُتب کا ڈینش میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور مزید کے لئے کوشش جاری ہے۔ شروع میں ہمارے مشن کا خرچ مرکز ادا کرتا تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت خود کفیل ہے۔ علاوہ ازیں دیگر تحریکات میں بھی حصہ لیتی ہے۔

آخر میں انہوں نے اظہار تشکر کے طور پر بتایا کہ اُن کے والد چوہدری بشیر محمد صاحب نے جو کہ ایک معمولی زمیندار تھے۔ ۱۹۲۲ء میں بیعت کی۔ اس وقت وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اُن کی اولاد میں سے کوئی یورپ وغیرہ ممالک میں بھی جا سکتی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہے کہ آج اُن کی اولاد میں سے ڈنمارک۔ سویڈن اور امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اور ان سب کو مختلف رنگوں میں خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔

اس تقریر کے بعد یہ اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

(باقی آئندہ)

پروگرام دورہ مکرم سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد قادیان صوبہ بنگال

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۲۷ ۱/۹۰ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۷ ۱/۹۰		گاتلہ	۲۱ ۲/۹۰	۱	۲۲ ۲/۹۰
کلکتہ	۲۹ ۱/۹۰	۸	۷ ۲/۹۰		بیل ڈنگا	۲۲	۱	۲۳
برلیشہ / ہوگلی / بنگلہ	۷	۲	۹		پیل کھوڑی / رائے گرام	۲۳	۱	۲۴
					تالگرام	۲۴	۱	۲۵
موہن پور / ڈائمنڈ ہاربر	۹	۱	۱۰		کیتھا / سندر پور	۲۵	۱	۲۶
کبیرا	۱۰	۱	۱۱		امام نگر	۲۶	۱	۲۷
بالسرہ	۱۱	۱	۱۲		چندائی	۲۷	۱	۲۸
کٹالتہ	۱۲	۳	۱۵		نگار گچھ / بگون گولہ	۱ ۳/۹۰	۱	۲ ۳/۹۰
بتھاری	۱۶	۱	۱۷					
کلکتہ	۱۸	۱	۱۹		گنگا رام پور	۲	۲	۴
					کلکتہ	۴	۶	۱۰
بصیرت پور / ابراہیم پور	۱۹	۲	۲۱		قادیان	۱۲ ۳/۹۰	-	-

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جملہ صدر صاحبان، افراد جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں ۲۰ فروری ۱۹۹۰ء کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کریں کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت اور پیشگوئی کے متعلق پسر موعودؓ پر روشنی ڈالیں۔ نیز جلسوں کی مختصر رُوئداد نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق تاریخ انعقاد میں ردّ و بدل کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دُعائے مباہلہ کے بعد

دوسری قسط

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ گئی!!

از مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء کو جو عالمگیر دعوتِ مباہلہ دی تھی اُس میں اللہ تعالیٰ کے حضور ایک دُعا یہ کی تھی کہ اللہ تعالیٰ سچے فریق کی سچائی کو ساری دُنیا پر روشن کر دے اور اس کو برکت پر برکت عطا فرمائے۔

اب دیکھیئے اللہ تعالےٰ نے اِس عاجزانہ دُعا کو کس پیار سے شرفِ قبولیت عطا فرمایا ہے۔ اور کس طرح بڑی شان سے جماعتِ احمدیہ کی سچائی کو ساری دُنیا پر ظاہر اور روشن فرما دیا ہے۔ آج کی نشست میں اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے!

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات

★ — جماعت احمدیہ کے پاس مادّی وسائل کے محدود ہونے کے باوجود مباہلہ اور صد سالہ جشنِ تشکر کے اِس تاریخی سال کے دَوران جماعت کو دُنیا کی اہم ۱۱۵ زبانوں میں ۳۰۰ منتخب آیاتِ قرآنی کے تراجم اور ۱۱۲ زبانوں میں ۱۰۰ منتخب احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم اور ۱۰۷ زبانوں میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات کے اقتباسات کے تراجم شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ اب تک مکمل قرآن کریم کے ۵۲ زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں جن میں سے ۳۰ شائع بھی ہو چکے ہیں۔

سیرت سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلامی اُصول کی فلاسفی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی بیسیوں زبانوں میں اشاعت اس کے علاوہ ہے۔

★ — اِن عظیم اِسلامی خدمات کو جو محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ظاہر ہوئیں دُنیا کے مختلف ممالک میں مستقل نمائشوں کا اہتمام کر کے دُنیا کو اِن سے روشناس کرایا جا رہا ہے۔

اعترافِ حقیقت

مغربی جرمنی کے ایک ترکی دوست نے جو اِسلامک انویٹیشن ایسوسی ایشن میں کام کرتے ہیں، جماعت احمدیہ کی نمائش اور اسلامی خدمات کا مشاہدہ کر کے کہا:۔

"میں آج تک آپ لوگوں کو کافر کہتا تھا لیکن اب معلوم ہُوا کہ اسلام تو آپ ہی لوگوں میں ہے"

تراجم قرآن کریم کی طرف اشارہ کر کے برجستہ کہا:۔

"کیا یہ غیر مسلموں کے کام ہیں!"

پریس پبلسٹی

اِس ایک سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ کو جس قدر پبلسٹی اور شہرت ملی ہے اتنی گزشتہ سَو سال کے عرصے میں بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ سب کچھ بغیر کچھ خرچ کئے، محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہُوا۔ ورنہ کروڑوں روپے بھی خرچ کر کے اس قدر پبلسٹی نہیں کروائی جا سکتی تھی۔

صرف چند مثالیں ملاحظ فرمایئے!:۔

★ — **کینیڈا** کے پبلسٹی سیل کی رپورٹ کے مطابق T.V. اور اخبارات کے ذریعے ملک کی ایک تہائی آبادی یعنی ۸ ملین تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ اور ایسے ایسے اخبار جو گویا جماعت احمدیہ کا بائیکاٹ کئے ہوئے تھے اور جن کی اشاعت ۵-۵ لاکھ ہے، انہوں نے بھی جشنِ تشکر کے اس سال میں نمایاں تصاویر کے ساتھ خبریں اور مضامین شائع کئے۔

★ — **نائیجیریا** کی رپورٹ کے مطابق ۹ ریڈیو سٹیشنز نے ۱۶ گھنٹے ۲۱ منٹ جماعت کے پروگراموں کے متعلق خبریں نشر کیں اور ٹیلیویژن سٹیشنوں نے ۹½ گھنٹے کے پروگرام جماعت کے متعلق دکھائے۔ ایک اندازہ کے مطابق نائیجیریا میں ۵۹ ملین افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

★ — **ماریشس** کی کل آبادی ۱۰ لاکھ ۲۰ ہزار ہے۔ T.V. اور ریڈیو کے ذریعے ۷ لاکھ ۸۰ ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

★ — **سورینام** میں T.V. پر ۱۶ر تا ۳۱ر مارچ ۱۹۸۹ء یعنی مسلسل سولہ دن تک شام کی خبروں سے پہلے "احمدیہ مسلم مشن" کے جلی حروف کے ساتھ جوبلی کا Logo دکھایا جاتا رہا۔ جسے روزانہ ۲ لاکھ سے زائد آدمی دیکھتے رہے۔

★ — **سوئٹزرلینڈ** کی تینوں زبانوں جرمن۔ فرنچ۔ اور اٹالین میں شائع ہونے والے ۲۸ اخبارات نے جن کی مجموعی اشاعت ۲۰ لاکھ ۱۹ ہزار ہے اپنی ۳۲ اشاعتوں میں جماعتِ احمدیہ کے متعلق خبریں نشر کیں۔

★ — **غانا** کے کثیر الاشاعت اخباروں نے اپنی ۳۱ اشاعتوں میں جماعت احمدیہ کے جشنِ تشکر کے متعلق خبریں شائع کیں۔ اِن اخبارات کی سرکولیشن اتنی ہے کہ سارے غانا کو کور کرتی ہے۔

★ — **کینیا** میں جشنِ تشکر کے موقع پر گورنمنٹ کے اخبار KENYA TIMES نے اپنی ۲۳ر اپریل کی اشاعت میں ۸ صفحات پر مشتمل THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM CENTENARY CELEB-RATION SUPPLEMENT شائع کیا جس میں حضرت بانی جماعت احمدیہ اور خلفائے کرام کی تصاویر کے ساتھ پیغامات مضامین اور خبریں شائع کیں۔

★ — **بھارت** میں سنٹرل ٹیلیویژن صوبائی ٹیلیویژن اور مرکزی و صوبائی ریڈیو اور ملکی اور صوبائی اور علاقائی سطح پر شائع ہونے والے اخبارات نے جماعت احمدیہ کے پیغام کو کشمیر سے کنیا کماری تک پہنچا دیا ہے۔

سنٹرل T.V. نے ۲۳ر مارچ اور ۱۹ر دسمبر کو جشنِ تشکر اور جلسہ سالانہ قادیان کی خبر تفصیلی کمنٹری کی بلکہ ۲۳ر مارچ کو تو ۳ مرتبہ تفصیل کے ساتھ نشر کیا۔ اس کے علاوہ پنجاب یو پی۔ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ۔ آندھرا۔ کرناٹک۔ کیرلہ۔ تامل ناڈو۔ مہاراشٹر اور جموں و کشمیر تمام صوبوں کے ریڈیو اور ٹیلیویژن نے علاقائی زبانوں میں جماعت کی خبریں اور پروگرام نشر کئے۔ اور ۲۰۰ سے زائد اخبارات نے جماعت احمدیہ کے پروگرام اور تعارف کو شائع کیا اور اس طرح بھارت کے کروڑوں افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

تلخ اعتراف

حتیٰ کہ بمبئی کے ایک اخبار "ہندوستان" سیکولر حکومت کے اِس شایانِ شان سلوک سے پریشان ہو کر ۲۵ر مارچ کی اشاعت میں یہ لکھنے پر مجبور ہُوا کہ

"ریڈیو اور ٹی وی قادیانیت پر مہربان"

سوچنے والے دل کے لئے یہی ایک بات کافی ہے کہ ست

ایسی سُرعت سے یہ شہرت ناگہاں سالوں کے بعد
کیا نہیں ثابت یہ کرتی صدقِ قولِ کردگار

کیونکہ آج سے تقریباً سَو سال قبل اللہ تعالےٰ نے حضرت بانی جماعتِ احمدیہ کو الہاماً یہ بشارت عطا فرمائی تھی کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

سعید رُوحوں کا قبولِ احمدیت

مباہلہ اور صد سالہ جشنِ تشکر کے اِس ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ کو جو عددی لحاظ سے ترقی حاصل ہوئی ہے اس کی مثال بھی گزشتہ سالوں میں نہیں ملتی۔

چند نمونے ملاحظہ فرمایئے:۔

★ — سیرالیون کے متعمر اچیف عدم میں صرف ۲ ماہ کے عرصہ میں ۱۰ ہزار بانوے افراد احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے ۱۳۰ گاؤں میں احمدیت کا نفوذ ہُوا ★ — ۱۰۹ نئی بنائی مساجد جماعت احمدیہ کو مل گئیں۔ ۱۰۲ مساجد کے اماموں نے بیعت کر کے احمدیت پر شمولیت اختیار کی۔ سال ۸۹-۱۹۸۸ء میں جماعت احمدیہ کو ۱۱۲ مساجد بنانے کی توفیق ملی جبکہ ۴۷ مساجد ابھی زیر تعمیر ہیں ★ — گیمبیا میں صرف اِس سال ۷ چیفس کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ اس طرح کل ۳۵ چیفس میں سے ۱۱ چیفس احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کے زیرِ اثر کئی گاؤں احمدیت کی طرف مائل ہو چکے ہیں ★ — افریقہ کے ایک ملک مالی میں اجتماعی طور پر ۴ ہزار افراد نے بیعت کر لی۔

(باقی)

مکرم غلام محمد صاحب لون آف کاٹھ پورہ کو عظیم صدمہ

آپکے بیٹے محمد اقبال صاحب و نثار احمد صاحب لون مع زاحمد صاحب لون ابن محمد اقبال صاحب مع اپنے تین ساتھیوں کے ۶/دسمبر ۸۹ء کو جموں سے دہلی جا رہے تھے۔ پروگرام یہ تھا کہ دہلی سے چند اپنے تجارتی کاموں سے فارغ ہو کر ۱۶/دسمبر ۸۹ء کو قادیان آجائیں گے اور جلسہ سالانہ میں شریک ہوں گے۔ آپ بذریعہ ماروتی وین دہلی جا رہے تھے جالندھر کے گاؤں بودھ پور کے قریب ڈرائیور کو نیند آگئی۔ اور وین ایک ٹرم سے ٹکرا کر ایک درخت میں جا لگی۔ جس سے مکرم محمد اقبال صاحب ایک کشمیری دوست جو ڈاکٹر ہیں۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے۔ ڈاکٹر صاحب اور ڈرائیور و محمد اقبال صاحب موقعہ پر وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ باقی افراد زخمی ہو گئے۔ نثار احمد صاحب کی ٹانگ کی ہڈی کا فریکچر ہوا ہے۔ چہرے پر سخت چوٹیں آئی ہیں۔ زیر علاج ہیں۔ محمد اقبال صاحب اور دیگر مرحومین کا جنازہ کشمیر لے جا کر مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے غلام محمد صاحب لون کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

(چوہدری بدرالدین عامل بعثہ)

خصوصی درخواست دعا: الحاج مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ان دنوں زیادہ بیمار ہیں موصوف کی صحت کاملہ کیلئے خصوصی درخواست دعا ہے (ایڈیٹر)

درخواست دعا: خاکسار کے والد صاحب گزشتہ چھ سات ماہ سے فالج کا حملہ ہونے سے صاحب فراش ہیں دماغ پر بھی شدید اثر ہے۔ علاج جاری ہے والد صاحب کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے نیز جماعتوں کے کاروبار میں خیر و برکت اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے درخواست دعا ہے۔ حبیب اللہ شریف

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
زد جام عشق -/۱۰۰ - حبوب مفید اٹھرا -/۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) - روشن کاجل

تریاق معدہ
-/۸ - -/۱۵

حب جدوار
-/۱۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید گلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون ۶۶۳۳۳۲۹

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS 600004
PHONE NO
76360
74350

آٹو ونگس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

پیشکش: یانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶

ٹیلیفون نمبرز: ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۸۰۲۸ - ۴۳

درخواست ہائے دُعا

● ۔ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد تقی صاحب قادیانی حال ربوہ شدید بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔

● ۔ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ حیدرآباد نثار احمد نے اور اُن کی والدہ نے پندرہ روپیہ اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے رُوحانی جسمانی ترقی اور اپنے میاں کے ہدایت پانے کے لئے درخواستِ دُعا کی ہے۔ موصوفہ کے پاس تین غیر احمدی خاندانوں کے بچے تعلیم قرآن پا رہے ہیں۔ اُن سب کے لئے اور اپنے تمام نواسے نواسیوں، پوتے پوتیوں کے نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا کرتی ہیں۔

● ۔ مکرم عبدالباسط صاحب کٹک سے پچاس روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے Ph. D. کی ڈگری کے حصول اور مع فیملی رُوحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

● ۔ مکرم بشیر احمد صاحب ممبئی۔ اپنے کاروبار میں ترقی، اپنی اہلیہ اور والدین اور بہن بھائیوں کے احمدیت قبول کرنے کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

● ۔ مکرم سید شوکت علی صاحب کرنول۔ اگلے ماہ سے کاروباری سیزن شروع ہو رہا ہے۔ مشکلات کے ازالہ اور کاروبار میں برکت اور رُوحانی و جسمانی ترقیات کیلئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب :- ماڈرن شو کمپنی
۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ ۔ کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD,
CALCUTTA - 700073.
PHONES } OFFICE :- 275475
RESI :- 273903

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ارشادِ نبوی
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لا، تو ہر خرابی، بُرائی اور نقصان سے محفوظ رہے گا!
(مُحتاجِ دُعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

تام ہو پھر سے حکمِ محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
رائچوری الیکٹریکلس، دالیکٹرک کنٹریکٹر
RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179 } BOMBAY - 400099.
RESI :- 6289389 }

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو۔ تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)
RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,
DEALERS IN :- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM
(KERALA)

قرآن کی اعلیٰ شان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے اور وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنے والا اور وہ مُہَیْمِن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ اس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دُشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا۔ اور وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور اس میں آئندہ اور گذشتہ کی خبریں موجود ہیں۔ اور باطل کو اس کی طرف رہ نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نُور ہے۔"

(رُوحانی خزائن جلد ۱۶ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۰۳)

طالبانِ دُعا } محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسرانِ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء (الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس اسٹاکسٹ جیون ڈریسیز مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو، ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے لئے مشہور ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6 -- ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE - 560002
PHONE:- 505558

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, HYDERABAD
PIN. 500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر:- 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرسٹل بوٹ - برن میل - برن سینیوس اور ہارن بوٹس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3,P4,P6,P6/354

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

AUTOTRADERS,
16 - MANGOE LANE,
CALCUTTA - 700001.

آٹو ٹریڈرز

ٹیلیفون نمبرز:- 28-1552 اور 28-5222

۱۶ مینگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱ - تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

"قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں!"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۴)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ایئر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!